آزمائشی اشاعت

اخلاقیات

چوتھی جماعت کے لیے

سندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ، جام شورو

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جام شورو

جائزہ شدہ: صوبائی کمیٹی برائے جائزہ کتب ڈائریکٹوریٹ آف کریکیولم، اسیسمنٹ اینڈ ریسرچ، سندھ، جامشورو

منظور شدہ: صوبائی محکمہ تعلیم و خواندگی حکومت سندھ، بمراسلہ نمبر: SO(G-III) SELD/3-910/18
مؤرخہ 24 جنوری 2020 بطور واحد درسی کتاب برائے مدارس صوبہ سندھ

ڈائریکٹوریٹ آف کریکیولم، اسیسمنٹ اینڈ ریسرچ، سندھ، جامشورو
کے صوبائی کمیٹی برائے جائزہ نصابی کتب کا تصحیح شدہ

نگران اعلیٰ: احمد بخش ناریجو (چیئرمین سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ)

نگران: عبدالباقی ادریس السندی

مصنفین: ☆ پونجراج کیسرانی ☆ نیاز احمد راجپر

مترجم: نیاز احمد راجپر

ایڈیٹر: ندیم ریاض ڈیوڈ

صوبائی جائزہ کمیٹی

☆ انجنیئر اے ایل جگرو ☆ سلمیٰ لغاری ☆ نارائن داس آسنانی

☆ ندیم ریاض ڈیوڈ ☆ ڈاکٹر چمن منشا ☆ گنیش مل-این-آسنانی

کمپوزنگ و لے آؤٹ ڈزائننگ: نور محمد سمیجو

طبع کنندہ:

فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر

عنوانات	صفحہ نمبر

پہلا باب

اہم مذاہب کا تعارف

مذاہب اور عقیدے

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:
- نمبروار ہر مذہب کے عقائد کو بیان کرسکیں ہے۔ مثلاً: ہندو دھرم، بودھ دھرم، زرتشت دھرم، یہودیت، مسیحیت، اسلام اور سکھ دھرم۔
- عقائد میں موجود یکسانیت کو پہچان سکیں گے۔
- تمام مذاہب کے درمیان باہمی تعلق کو بیان کرسکیں گے۔

مذہب، دھرم یا ریلیجن (Religion) کچھ ضروری رہنما اصولوں کے مطابق زندگی گذارنے کے طریقے کو کہا جاتا ہے۔ اس کے بنیادی اصولوں میں کچھ ایسی باتیں لازمی حیثیت رکھتی ہیں جن کو دل و دماغ میں مضبوطی سے بٹھا دیا جاتا ہے۔ ان باتوں کا سبب انسانی فکر، انسانی معاشرہ یا آسمانی الہام ہوتا ہے، ایسی اَن دیکھی باتوں کے ماننے کو ''ایمان''، ''عقیدہ'' یا ''کامل یقین'' کہا جاتا ہے۔

ہر مذہب اپنے پیروکاروں کو ان کی ذہنی آمادگی کے لیے سب سے پہلے عقائد کی تعلیم دیتا ہے۔ اس کے بعد عمل اور کردار کی تلقین کی جاتی ہے، دنیا کے اہم مذاہب مثلاً: ہندو دھرم، بودھ دھرم، زرتشت دھرم، یہودیت، مسیحیت، اسلام اور سکھ دھرم کے بنیادی عقائد کی تفصیل درج ذیل ہے:

ہندو دھرم کے اہم عقائد:

- پرماتما دنیا کو پیدا کرنے والا اور لازوال ہے۔
- پرماتما صفات کو پا کر برہما، وشنو اور رُدر ہوتے ہیں۔
- برہما عقل کا اوتار ہے۔
- دیوی دیوتا بھگوان کے اوتار اور مددگار ہیں۔
- آتما اجر اور امر ہے جو اپنا لباس تبدیل کرتی رہتی ہے لیکن فنا نہیں ہوتی۔
- اوم ایک مقدس لفظ اور آواز ہے۔
- اپنشد، ویدوں کی تشریح اور خلاصہ ہے۔
- ہر آدمی گیان یوگ، بھکتی یوگ اور کرم یوگ کے ذریعے مالکِ حقیقی سے مل سکتا ہے۔
- آخری زمانے میں نیکی کو بڑھانے اور برائی کو مٹانے کے لیے کلکی اوتار آئے گا جس کی وجہ سے پوری دنیا میں انصاف قائم ہوگا۔

بودھ دھرم کے اہم عقائد:

- زندگی دکھوں اور تکالیف کا مجموعہ ہے۔
- دکھوں اور تکلیفوں کا سبب انسانی خواہشات ہیں۔
- نفسانی خواہشوں کو قابو کرنا بے حد ضروری ہے۔
- درمیانی راستہ اختیار کرنے میں ہی کامیابی ہے۔
- خیر اور شر دونوں انسان کی ذاتی صفات ہیں۔
- زندگی کا مقصد نروان حاصل کرنا ہے۔
- مہاتما گوتم بودھ ہی ہدایت کا ذریعہ ہے۔

زرتشت دھرم کے اہم عقائد:

- مالکِ حقیقی ہی وہ ذات ہے جس کا کائنات پر حکم چلتا ہے۔
- دنیا میں دو قوتیں یزدان (نیکی) اور اہرمن (برائی) کارفرما ہیں۔
- جو شخص ظلم، ناانصافی اور برائیوں کو روکتا ہے وہ انسانیت کا خدمت گار ہے۔
- انسانی گناہوں کو ختم کرنے کے لیے آگ میں یزدانی قوت موجود ہے۔
- سچائی کا راستہ ہی کامیابی کا راستہ ہے۔
- اندر کی تاریکی کو علم اور حکمت سے ختم کیا جا سکتا ہے۔
- مرنے کے بعد ہر آدمی کو ''چینو''پُل پار کرنی ہے، اس کے بعد وہ جنت یا جہنم کا حق دار ہوگا۔

یہودیت کے اہم عقائد:

- مالکِ حقیقی ایک ہے جو سدا قائم و دائم ہے۔
- پوجا اور بندگی کے لائق وہی ایک ہے۔
- وہ غیر مادی، ہر چیز سے باخبر اور ہر کسی کو دیکھنے سننے والا ہے۔
- مالکِ حقیقی نے انسانوں کی ہدایت کے لیے پیغمبر بھیجے ان میں سب سے بڑا پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام ہے۔
- تورات واحد ہدایت کی کتاب ہے۔
- بنی اسرائیل خدا کی پسندیدہ قوم ہے۔

- ہرانسان کومرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوکر اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔

مسیحیت کے اہم عقائد:

- مالکِ حقیقی باپ، بیٹے اور روح القدس کا مجموعہ ہے۔
- حضرت یسوع مسیح ہی انسانیت کا نجات دہندہ ہے۔
- بپتسمہ گناہوں سے پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔
- بائبل کی تعلیمات پر عمل کرنے سے انسان ابدی کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔
- حضرت یسوع مسیح مصلوب ہونے کے تین دن بعد زندہ ہوکر آسمان پر چلے گئے۔

اسلام کے عقائد:

- اللہ تعالیٰ اکیلا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں۔
- فرشتے روشنی سے، جنات آگ سے پیدا ہوئے ہیں۔
- تمام پیغمبر برحق اور سچے ہیں۔
- تمام آسمانی کتابیں برحق اور سچی راہ دکھانے والی ہیں۔
- نیکی اور برائی خدا کی طرف سے ہوتی ہے اگرچہ اس کا سبب انسان ہوتا ہے۔
- دنیا عارضی ہے، سب کو مرنے کے بعد دوسرے جہاں میں اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔
- قرآن شریف پہلی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنے والا اور ہدایت کی آخری کتاب ہے۔

سکھ دھرم کے اہم عقائد:

- مالکِ حقیقی یکتا اور بندگی کے لائق ہے۔
- نیک اعمال سے ہی آدمی کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔
- انسان کو اپنے کرموں کے مطابق دوسرا جنم ملتا ہے۔
- حق و سچ کی پیروی کرنے سے انسان کامل بنتا ہے۔

- ایک دن سورج، چاند اور ستارے اس دنیا کے ساتھ ختم ہو جائیں گے، جس کو قیامت کہا جاتا ہے۔
- اچھے معاشرے کی بنیاد اپنے اہل و عیال سے بہتر سلوک کرنے کے ذریعے ہوتی ہے۔

عقائد کی یکسانیت: تمام مذاہب اپنے دھرمی کتابوں کی بے حد عزت و احترام کرتے ہیں ان کو پوری دنیا کے لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ جانتے ہیں، اپنے عقائد کے مطابق مالکِ حقیقی کو راضی کرنے کے لیے بندگی کے مختلف طریقے اختیار کرتے ہیں۔ ہر مذہب انسان کو اخلاقی طور پر بااخلاق اور باادب ہونے کی ہدایت کرتا ہے، اسی طرح اس عارضی دنیا کے مقابلے میں ہمیشہ کی کامیابی حاصل کرنے جیسی خوبیاں تمام مذاہب میں یکساں موجود ہیں، ان بنیادی باتوں میں یکسانیت کے اعتبار سے تمام مذاہب برابری کے اصولوں پر قائم ہیں۔

یہودیت اور اسلام ایسے مذاہب ہیں جو خالص توحید کے قائل ہیں جبکہ ہندو دھرم، سکھ دھرم اور مسیحیت کے ساتھ زرتشت دھرم مالکِ حقیقی کی توحید اور بلند شان کو مانتے ہیں۔ البتہ بودھ دھرم میں خدا کے بارے میں کوئی واضح تصور موجود نہیں ہے۔ تمام مذاہب نیکی کے راستے پر چلنے اور برائیوں سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات تحریر کریں۔

1. ''توحید'' کے کیا معنیٰ ہیں؟
2. کون کون سے مذاہب توحید کو مانتے ہیں؟
3. عقیدے اور ایمان میں کیا فرق ہے؟
4. کون سے مذاہب نیکی کرنے اور برائیوں سے بچنے کا درس دیتے ہیں؟
5. دنیا کے اہم مذاہب کا مہاپرلیہ / قیامت کے بارے میں کیا تصور ہے؟

(ب) درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. کسی بات کو دل و دماغ میں کامل یقین سے بٹھانے کا نام ہے:

(الف) مذہب (ب) پرماتما (ج) کرم (د) عقیدہ

2. برابر انداز میں جس بات کی ہر مذہب تلقین کرتا ہے وہ ہے:

(الف) مالکِ حقیقی کو ماننا (ب) نیکی کرنا اور برائی سے بچنا

(ج) آخرت کی تیاری کرنا (د) یہ تمام باتیں

3. ہندو دھرم میں عقل کا اوتار کہا جاتا ہے:

(الف) بھگوان کو (ب) برہما کو (ج) وشنو کو (د) کلکی کو

4. مسیحیت کے مطابق حضرت یسوع مسیح مصلوب ہونے کے بعد جس وقت زندہ ہوا وہ تھا:

(الف) ایک کلاک (ب) تین دن (ج) دو ہفتے (د) ایک مہینہ

5. فرشتے جس چیز سے پیدا ہوئے ہیں وہ ہے:

(الف) روشنی (ب) آگ (ج) ہوا (د) مٹی

(ج) خالی جگہوں کو پُر کریں۔

1. انسان کو اپنے کرموں کے مطابق.............ملتا ہے۔
2. مسیحیت میں گناہوں سے پاکیزگی کا ذریعہ.............ہے۔
3. دنیا میں دو قوتیں.............اور............. کارفرما ہے۔
4. بودھ دھرم میں ہدایت کا ذریعہ.............ہے۔
5. ....اجرا اور امر ہے۔

طلبہ / طالبات کو دو گروہوں میں تقسیم کر کے انہیں درج ذیل عملی کام دیا جائے:

- تمام اہم مذاہب میں یکساں باتوں کو نوٹ کر کے آئیں۔
- ہر مذہب کی خصوصیات کو نوٹ کر کے آئیں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی	
لفظ	معنیٰ
پیروکار	پیروی کرنے والا، خادم
پیغمبر	پیغام لانے والا، نبی، رسول
نجات دہندہ	نجات دینے والا
مصلوب ہونا	صلیب پر جان دینا
عارضی	ختم ہونے والا
یکساں	برابر
فکر	سوچ، نظریہ

مذاہب اور انسانی کردار

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ / طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- کہانی کے ذریعے سمجھ سکیں گے کہ مذہبی عقائد کے ذریعے انسانی کردار پر کیا مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔
- اس حقیقت کو جان سکیں گے کہ عبادت کے لائق واحد مالکِ حقیقی کی ذات ہے۔

پیدائش کے وقت انسان کا ذہن ایک صاف ورق کی طرح ہوتا ہے بعد میں اس کے والدین، دوست اور معاشرہ اس کو جن باتوں کی تعلیم دیتے ہیں بڑھاپے تک وہ باتیں اس کے لیے دستور بن جاتی ہیں اس لیے کہا جاتا ہے: ''گھر ہی انسان کی پہلی درس گاہ ہے''۔ اس درس گاہ میں دین دھرم، ریتوں رسموں اور اخلاق و کردار کی بہتری کی باتیں بھی ہوا کرتی ہیں تاہم مالکِ حقیقی کی طرف سے ملی ہوئی سمجھداری اور عقل مندی کی قوت انسان کو ان باتوں کی تصدیق کے لیے بہتر مدد دیتی ہے مثلاً: ''مالکِ حقیقی ایک ہے'' اس تصور کو عقل اس طرح سمجھائے گا کہ اگر کسی ملک کے ایک سے زائد بادشاہ نہیں ہوسکتے تو اس پوری کائنات کو چلانے کے لیے ایک سے زائد خدا کیسے ہونگے۔ اسی طرح ''مالکِ حقیقی ہر جگہ موجود ہے اور ہر کسی کو دیکھ رہا ہے'' ان تصورات کی تقاضا ہے کہ انسان واحد مالکِ حقیقی کی بندگی کرے۔ عقائد سے انسانی کردار پر مرتب ہونے والے اثر کو احمد نامی شاگرد کی کہانی سے بخوبی محسوس کیا جاسکتا ہے:

کسی گاؤں کے مذہبی تعلیم سکھانے والے مکتب میں گاؤں کے کئی طلبہ زیرِ تعلیم تھے جن میں سے ایک احمد بھی تھا۔ وہ بے حد ذہین اور استاد کی ہر بات کو دھیان سے سننے والا شاگرد تھا اس لیے استاد احمد کو زیادہ پسند کیا کرتا تھا۔ ایک دن تمام طلبہ نے استاد سے کہا کہ ''آپ احمد کو ہم سب سے زیادہ شفقت دیتے ہیں حالانکہ ہم سب بھی آپ کے ہی شاگرد ہیں؟ استاد صاحب نے جواب دیا: آئندہ ہفتے آپ لوگوں کو اس بات کا جواب مل جائے گا۔

کچھ دنوں تک استاد صاحب طلبہ کو مالکِ حقیقی کی توحید، اس کے ہر جگہ موجود رہنے اور انسانوں کو ہر جگہ، ہر حال میں دیکھنے جیسی باتوں پر درس دیتے رہے اور ان سب کو ان باتوں پر کامل یقین رکھنے کی تلقین کی۔

آخری دن ہر ایک شاگرد کو ایک سیب اور ایک چھری دیتے ہوئے استاد صاحب نے کہا: اس سیب کو ایسی جگہ پر کاٹ کر واپس لاؤ جہاں آپ کو کسی نے نہ دیکھا ہو۔ تمام طلبہ جلدی میں کسی نہ کسی کونے میں جا کر سیب کاٹ کر لے

آئے جہاں ان کو کسی آدمی نے نہیں دیکھا اور خوش تھے کہ آج استاد صاحب ضرور احمد سے ناراض ہوں گا کیوں کہ وہ شام تک واپس نہیں ہوا۔

لیکن یہ کیا! شام کو چھری اور سالم سیب کے ساتھ احمد واپس آ پہنچا اور استاد صاحب سے کہنے لگا: استاد صاحب! آپ نے مجھے یہ سیب ایسی جگہ پر کاٹ کر لانے کا کہا تھا جہاں مجھے کوئی بھی نہ دیکھے۔ لیکن میں جہاں بھی گیا وہاں مجھے کوئی اور تو نہیں دیکھ رہا تھا لیکن مالکِ حقیقی ہر جگہ دیکھ رہا تھا اسی لیے میں بغیر سیب کاٹے واپس آ گیا۔

یہ دیکھ کر تمام شاگرد احمد اور استاد صاحب سے بے حد متاثر ہوئے اور ان کا زیادہ ادب و احترام کرنے لگے۔

اسی طرح بہت سی باتیں بچپن میں بچوں کو بری صحبت اور برے راستوں کی طرف لے جاتی ہیں جن کا سبب یہی "گھر کی درس گاہ" ہوتی ہے مثلاً: بغیر اجازت کے کسی کی کوئی چیز اٹھانا اور استعمال کرنا ایک بری عادت ہے جو آگے چل کر چوری کروانے کا سبب بنتی ہے اور اس کے پیچھے والدین کی طرف سے بچوں کی بے جا طرف داری اور برے کام پر تنبیہ نہ کرنے والا عمل ہوتا ہے۔ اس لیے مذہب اور معاشرہ انسان کو جو باتیں سکھلاتے ہیں ان میں عقل ہی درست اور غلط کی نشاندہی کر سکتا ہے حالانکہ مذہب اور اس کے عقیدے ہی انسانی کردار پر مثبت طریقے سے اثر انداز ہوتے ہیں اور وہ کبھی بھی انسانی سالم عقل کے خلاف نہیں ہو سکتے۔ وہ درست عقائد ہی ہیں جو افراد اور ان کے معاشرے کی تعمیر کرتے ہیں کیوں کہ ان پر عمل کرنے سے شرافت، ہمدردی، انسان دوستی اور اخلاقیات کا درس ملتا ہے۔ زندگی افراتفری کے بجائے سکون، برائی کے بدلے بھلائی، زوال کے بدلے ترقی، پستی کے بدلے بلندی اور تاریکی کے بدلے روشنی کی طرف بڑھتی ہے۔

عقائد کے فلسفے میں زور زبردستی کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا یہ صرف انسان کے اندر کی ایک کیفیت کا نام ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ الہامی تعلیم کے بغیر وہ درست یا غلط ہو سکتا ہے۔

سبق کا خلاصہ

عقائد اور نظریے انسانی دل و دماغ میں جگہ لیتے ہیں، اس میں زور زبردستی کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ ان عقائد کی بنیاد پر انسانی کردار نیکی یا برائی کے مختلف پہلو ظاہر کرتا ہے۔ اس لیے الہامی تعلیم کے سوا ہر عقیدے اور فکر کو عقلی

طور پر پرکھنا ضروری ہے۔ درست عقائد انسان کے اچھے کردار کو نمودار کرتے ہیں جبکہ غیر واضع نظریات اجتماعی نقصان کا سبب بنتے ہیں۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات تحریر کریں۔

1. پیدائش کے وقت انسانی ذہن کس طرح ہوتا ہے؟
2. گھر انسان کی پہلی درس گاہ کس طرح ہے؟
3. عقیدے میں زور زبردستی کی کتنی اہمیت ہے؟
4. عقیدے کا تعلق کس چیز سے ہوتا ہے؟
5. اکیلے مالکِ حقیقی کی بندگی کیوں ضروری ہے؟

(ب) درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

1. بچپن میں سیکھی ہوئی بات یاد رہتی ہے:

(الف) اسکول تک (ب) جوانی تک (ج) نوکری تک (د) بڑھاپے تک

2. بغیر اجازت کسی کی چیز لینے سے عادت پڑتی ہے:

(الف) بے ادبی کی (ب) کمانے کی (ج) چوری کی (د) دوستی کی

3. عقائد کے فلسفے میں جس چیز کا کوئی دخل نہیں وہ ہے:

(الف) زبردستی (ب) عقل (ج) سائنس (د) الہام

(ج) خالی جگہوں کو پُر کریں۔

1. انسانی اندر کی .... کا نام عقیدہ ہے۔
2. عقائد انسانی .... اور .... میں جگہ لیتے ہیں۔

3. ....سے افراد اور معاشرہ کی تعمیر ہوتی ہے۔

4. درست عقیدہ انسانی..............کو ظاہر کرتے ہیں۔

اساتذہ کے لیے ہدایت

- جس طرح چوری کا ایک سبب ''بغیر اجازت کسی کی چیز اٹھانا ہے'' اسی طرح جھوٹ کے اسباب پر طلبہ/طالبات سے پوچھا جائے اور ان کے مختلف جوابات پر کلاس میں بحث کی جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ
دستور	آئین، قانون، اصول
تصور کرنا	خیال کرنا، سمجھنا
عقائد	عقیدہ کی جمع، ایمان، کامل یقین
مکتب	تعلیم گاہ، اسکول، مدرسہ وغیرہ
توحید	ایک ماننے کا تصور
مثبت	فائدہ مند، کار آمد
صحبت	اٹھنا بیٹھنا، دوستی کا تعلق

مذاہب اور عبادت

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- اپنے عقائد کے مطابق مالکِ حقیقی کی بندگی کرنے اور دوسروں کے عقیدہ کا احترام کرنے کے لائق ہوں گے۔
- صحت منداور ہم آہنگی والے کردار کا مظاہرہ کرسکیں گے۔
- سمجھ سکیں گے کہ ضرورت مندوں کی بےلوث خدمت کرنا ایک فرض ہے۔

معبود کی تلاش اور اس کے سامنے اپنی ضروریات کو بہتر انداز میں پیش کرنا انسانی فطرت کی تقاضا ہے۔ اس لیے ہر انسان چاہتا ہے کہ کوئی ایسی ذات ہو جس کو تکلیفوں اور مصیبتوں میں پکارا جائے۔ جس کو خوشی کے موقعے پر، زندگی کی آسانی اور آخرت کی کامیابی کے لیے راضی کیا جائے۔ اس لیے ہر ایک انسان نے اپنی سمجھ اور علم کے مطابق اپنا معبود تلاش کرلیا ہے جس کو وہ راضی کرنے کی کوششیں کرتا رہتا ہے۔ کچھ لوگ مالکِ حقیقی کو عبادت کے لائق سمجھ کر صرف اسی کی بندگی کرتے ہیں تو کچھ لوگ اس کی مخلوق میں بزرگ ہستیوں کے سلامی ہوتے ہیں، کچھ لوگ جاندار چیزوں کو پوجا کے لائق جانتے ہیں تو کچھ بے جان اور غیر حقیقت چیزوں کی پرستش کرتے ہیں لیکن انسان تو وقت پر اپنی خواہشوں کو خدا بنانے سے بھی پیچھے نہیں رہتا۔

معبود کے سامنے اس کی بڑائی کا اقرار اور اپنی عاجزی کے اظہار کا نام ''عبادت'' ہے ہر مذہب عقیدے کے بعد عبادت یا ریتوں رسموں کی تلقین کرتا ہے۔ اہم مذاہب میں عبادت کے بنیادی تصورات کچھ اس طرح ہیں:

ہندو دھرم: ہندو دھرم میں دیوتاؤں کے سامنے گیتا اور دیگر دھرمی کتابوں (استوتر، گائتری منتر وغیرہ) کا ورد کرکے ان کی پوجا کی جاتی ہے، اوم کا اچار اور دھیان کرنا، بھگتی اور نیک کام کرنا بھی اس دھرم کی اہم عبادتیں تصور کی جاتی ہیں۔

بودھ دھرم: مہاتما گوتم بودھ کی مورتی کے سامنے کھڑے ہو کر اس کی پوجا کرنا، درمیانے راستے پر چلنا، ہر کسی سے نیکی کرنا، جانداروں پر رحم کرنا، اپنی خواہشوں کو قابو کرنا، اخلاق بہتر کرنا اور مراقبہ اس دھرم کی اہم عبادتیں ہیں۔

یہودیت: مالکِ حقیقی کو راضی کرنے کے لیے یہودیت میں دن کے دوران تین مرتبہ عبادت کی جاتی ہے جسے ٹیفیلاہ کہا جاتا ہے۔ یروشلم کی ''دیوارِ گریہ'' پر مناجات کرنا، تورات پڑھنا اور یہودیت کی تعلیمات پر مضبوطی سے عمل کرنا اس مذہب کی اہم عبادتیں ہیں۔

مسیحیت: حمد خوانی اور بائیبل کی تلاوت مسیحیت کی اہم عبادتیں ہیں جبکہ اپنی سیرت کو بہتر کرنا، دوسروں سے نیک سلوک کرنا اور نیک اعمال ادا کرنا اس مذہب کی بنیادی عبادتیں ہیں۔

زرتشت دھرم: اس مذہب میں آگ کی پوجا کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ یزدانی قوت کے مطابق عمل کرنا، اہرمن کی مخالفت کرنا اور مقدس دھرمی کتابوں کی تلاوت کرنا زرتشت دھرم کی بنیادی عبادتیں ہیں۔

اسلام: اسلام میں نماز، روزہ، حج، زکوات اور عقائد پر کامل یقین رکھنا بنیادی عبادتیں ہیں اس کے علاوہ قرآن پاک کی تلاوت کرنا، مالکِ حقیقی کا ذکر کرنا، حلال کمانا، مخلوق کی خدمت کرنا اور اپنے اخلاق بہتر کر کے تقویٰ اختیار کرنا اہم عبادتیں شمار ہوتی ہیں۔

سکھ دھرم: سکھ دھرم میں جاپ اور کیرتن کرنا اور مقدس کتاب ''گرو گرنتھ صاحب'' پڑھنا اہم عبادتیں تصور کی جاتی ہیں۔

سبق کا خلاصہ

معبود کی تلاش انسان کی فطری تقاضا ہے، معبود کے سامنے اس کی بڑائی اور اپنی عاجزی ظاہر کرنا عبادت کہلاتا ہے۔ دنیا کے اہم مذاہب میں مالکِ حقیقی کو راضی کرنا، اپنے کردار کو بہتر کرنا۔ دنیا اور دوسرے جہان کی کامیابی حاصل کرنا، مخلوق کی خدمت کرنا اور مقدس کتابوں کی تلاوت کرنا عبادت شمار کیا جاتا ہے۔

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات تحریر کریں۔

1. عبادت کا مطلب کیا ہے؟
2. معبود کی تلاش کے لیے لوگوں نے کون سے طریقے اختیار کیے ہیں؟
3. ہر مذہب میں ریتوں رسموں یا عبادت کا کیا درجہ ہے؟
4. ہندو دھرم اور بودھ دھرم میں کیا یکسانیت ہے؟

(ب) درست جواب پر ''✓'' کا نشان لگائیں۔

1. معبود کا مطلب ہے:

(الف) جس کو پکارا جائے (ب) جس سے مدد مانگی جائے (ج) جس کی پوجا کی جائے (د) یہ تمام باتیں

2. معبود کے سامنے اپنی عاجزی اور اس کی بڑائی کے اظہار کو کہا جاتا ہے:

(الف) عقیدہ (ب) سیاست (ج) عبادت (د) مذہب

3. جس مذہب میں آگ کو یزدانی قوت تسلیم کیا جاتا ہے وہ ہے:

(الف) سکھ دھرم (ب) زرتشت دھرم (ج) مسیحیت (د) اسلام

(ج) خالی جگہوں کو پُر کریں۔

1. نماز، روزہ، زکوات، حج اور کلمہ............. کی اہم عبادتیں ہیں۔
2. .... مسیحیت کی اہم عبادت ہے۔
3. ٹیفیلاہ اور دیوارِ گریہ کے نزدیک مناجات کرنا............. کی اہم عبادتیں ہیں۔
4. بودھ دھرم میں............. کی پوجا کی جاتی ہے۔
5. ہندو دھرم میں ....اور..........اہم عبادتیں شمار ہوتی ہیں۔

اساتذہ کے لیے ہدایت

- طلبہ / طالبات کو انٹرنیٹ کی مدد سے ہر مذہب کی عبادت گاہ اور اس کے نام پر نوٹ لکھ کرلانے کا کہا جائے۔
- ہر مذہب کی عبادت کا نام نوٹ کرلانے کا کہا جائے۔ اور آپس میں اس پر مباحثہ کروائیں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ	لفظ	معنیٰ
معبود	جس کی بندگی اور پوجا کی جائے	مناجات	دعا، گریہ و عاجزی کا اظہار
پرستش	پوجا عبادت	یزدانی	خدائی، الہامی
اقرار	اعلان، بیان	تقویٰ	پرہیزگاری
ورد	الفاظ کو بار بار دہرانا		

مذاہب، ان کے بانی اور مقدس کتب

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ / طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- تمام اہم مذاہب کے قابل احترام بانیوں کے نام نہایت ادب واحترام سے لینے کے قابل ہوں گے۔
- قابل احترام بانیوں کا حسب نسب بیان کر سکیں گے۔

- اہم مذاہب کی مقدس کتابوں کے نام بیان کر سکیں گے۔

بنیادی طور ہر مذہب الہامی تعلیمات پر مشتمل ہوتا ہے، جس کی تشریح کرنے والا پہلا شخص اس مذہب کا بانی ہوتا ہے۔ یہ الہامی تعلیم یا مذہب کے بانی کی تشریح کتابی صورت میں ہر مذہب کے پیروکاروں کو پڑھنے کے لیے مہیا کی جاتی ہے۔ اس لیے دنیا کے تمام مذاہب میں الہامی تعلیم دو صورتوں میں ملتی ہے ایک خالص مالکِ حقیقی کی تعلیم دوسری مذاہب کے بانیوں یا ان کے علماء کی طرف سے تشریح پر مشتمل تعلیم۔ یہاں ہر مذہب کے بانی اور ان کے مذہبی کتابوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

ہندو دھرم: ہندو دھرم یا سناتن دھرم کا بانی کوئی معین شخص نہیں ہے۔ بعض رشیوں منیوں نے کٹھن تپسیا کر کے کچھ اہم اصول جمع کیے اس لیے وہی اس کے بانی تصور ہوتے ہیں، اس دھرم میں وید، پران، منوسمرتی، رامائن، مہا بھارت اور بھگود گیتا اہم دھرمی کتابیں ہیں جن کی اصلی زبان سنسکرت ہے البتہ ان کے تراجم مختلف زبانوں میں دستیاب ہیں۔

بودھ دھرم: بودھ دھرم کا بانی مہاتما گوتم بودھ ہے جو راجہ سدھودھن اور مہارانی مایا کا اکلوتا بیٹا تھا۔ آپ کا جنم ۵۶۳ ق۔ م کو نیپال کے لمبنی علاقے میں ہوا۔

بودھ دھرم میں تری پٹک: ونا ء پٹک، سوتر پٹک، ابھی دھرم پٹک اور دھما پد پٹک نامی دھرمی کتاب مشہور ہیں۔

یہودیت: یہودیت کا بانی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہے، آپ کے والد کا نام عمران ہے، آپ کی پیدائش مصر میں ہوئی۔ یہودیت کا الہامی کتاب تورات ہے، جبکہ تالمود، قبالا اور بائیبل کا عہد نامہ قدیم بھی اس مذہب کی مقدس کتابیں ہیں جن کی اصل زبان عبرانی ہے۔

مسیحیت: مسیحیت کا بنیاد رکھنے والے حضرت یسوع مسیح ہیں۔آپ مالکِ حقیقی کی خاص قدرت سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے،آپ کی والدہ کا نام حضرت بی بی مریم ہے،حضرت یسوع مسیح ''بیت لحم''،فلسطین میں پیدا ہوئے۔

اسی مذہب میں ''انجیل''،اہم مذہبی کتاب ہے۔جو عبرانی،انگریزی اور دیگر زبانوں میں موجود ہےاور بائیبل کا حصہ ہے جس کو ''عہد نامہ جدید'' کہا جاتا ہے۔

زرتشت دھرم: زرتشت دھرم کے بانی حضرت زرتشت ہیں۔آپ ۶۶ ق.م کو مغربی ایران میں پیدا ہوئے۔اس دھرم کی مقدس کتاب ''اوستا'' پہلوی زبان میں ہے۔اس کے علاوہ گاتھا اور یسنا بھی مذہبی کتب کے طور پر مشہور ہیں۔

اسلام: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مالکِ حقیقی نے پوری انسانیت کی ہدایت کے لیے آخری نبی بنا کر بھیجا۔آپ ۵۷۰ ع کو مکہ مکرمہ (سعودی عرب) میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد کا نام حضرت عبداللہ بن حضرت عبدالمطلب اور والدہ کا نام حضرت بی بی آمنہ ہے۔

اسلام کی مقدس کتاب ''قرآن پاک'' ہے جو عربی زبان میں ہے۔قرآن پاک کی تشریح اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے ساتھ ساتھ آپ کی تعلیمات کا اکثر تذکرہ حدیث کی کتابوں میں موجود ہے جن میں صحیح بخاری،صحیح مسلم وغیرہ زیادہ مشہور ہیں۔

سکھ دھرم: سکھ دھرم کے بانی بابا گرونانک ہیں۔آپ ننکانہ صاحب میں ۱۴۶۹ع کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد کا نام ''مہتا کالو'' ہے جو اپنے گاؤں کے زمیندار تھے۔

سکھ دھرم کی مقدس کتاب ''گرو گرنتھ صاحب جی'' ہے جو گرمکھی خط میں ہے۔اس کتاب میں پنجابی،سندھی، مراٹھی، برج بھاشی، ہندی، سنسکرت، عربی، فارسی، بنگالی اور تامل زبانوں کے الفاظ شامل ہیں اس لیے اس کو ''زبانوں کا خزانہ'' بھی کہا جاتا ہے۔

سبق کا خلاصہ

بنیادی طور پر مذہب الہامی تعلیمات پر مشتمل ہوتا ہے، جس کو خالص الہامی تعلیم اور تشریحی الہامی تعلیم میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، ہندو دھرم کا کوئی متعین بانی نہیں ہے۔ بودھ دھرم میں مہاتما گوتم بودھ، زرتشت دھرم میں حضرت زرتشت، یہودیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام، مسیحیت میں حضرت یسوع مسیح، اسلام میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سکھ دھرم میں بابا گرونانک صاحب بانی کے طور پر مشہور ہیں۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات تحریر کریں۔

1. بنیادی مذہبی تعلیم کیا ہے اور اس کی کتنی اقسام ہیں؟
2. ہندو دھرم کی مقدس کتابیں کون سی ہیں؟
3. مہاتما گوتم بودھ کے والد، والدہ اور ملک کا نام کیا ہے؟
4. ''گروگرنتھ صاحب جی'' میں کون سی زبانوں کے الفاظ شامل ہیں؟
5. تمام اہم مذاہب کے مقدس کتابوں کے نام اور زبان کیا ہے؟

(ب) درست جواب پر ''✓'' کا نشان لگائیں۔

1. سکھ دھرم کا مقدس کتاب ہے:

(الف) بائبل (ب) قرآن پاک (ج) گیتا (د) گروگرنتھ صاحب جی

2. قرآن پاک جس زبان میں ہے وہ زبان ہے:

(الف) سندھی (ب) ہندی (ج) عربی (د) عبرانی

3. بائبل کن دو مذاہب کی مقدس کتاب ہے:

(الف) ہندو دھرم اور بودھ دھرم (ب) یہودیت اور مسیحیت
(ج) اسلام اور سکھ دھرم (د) زرتشت دھرم اور سکھ دھرم

(ج) خالی جگہوں کو پُر کریں۔

1. یہودیت کے بانی............. ہیں۔
2. زرتشت دھرم کے اہم کتب..........اور........... ہیں۔
3. بودھ دھرم کا بانی.......... ہے جو.......... میں پیدا ہوا۔
4. حضرت یسوع مسیح............. کا بانی ہے۔ آپ کی پیدائش خدا کی خاص.......... سے ہوئی۔
5. ہندو دھرم کی بنیاد ڈالنے والے............. تصور کیے جاتے ہیں۔

طلبہ/طالبات سے درج ذیل عنوانات پر چارٹ تیار کروائے جائیں:

- اہم مذہب کے بانی، ان کا نسب (باپ، دادا کا نام) اور ملک۔
- اہم مذاہب کے مقدس کتب اور ان کی زبان۔
- اہم مذاہب کی مقدس عبادت گاہیں اور ان کے نام۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ
تشریح	وضاحت
بانی	ابتدا کرنے والا، بنیاد رکھنے والا
اکلوتا	اکیلا، پیارا
حیات مبارکہ	پاکیزہ زندگی
زمیندار	زمین کا مالک

مذاہب کا تفصیلی تعارف

اس باب میں دو مذ ہبوں: ہندو دھرم اور بودھ دھرم کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ جس میں ہندو دھرم کی ابتدا، ترقی، اوم، برہم اور موکھش کے تصور کے ساتھ آتما، پرماتما، کرموں، اجتماعی زندگی کے فلسفے اور مقدس کتابوں کی وضاحت کی گئی ہے جبکہ بودھ دھرم میں اس کی ابتدا، ترقی، اہم اصولوں اور اعلیٰ اخلاقی تعلیمات کے بارے میں معلومات شامل کی گئی ہے۔

ہندو دھرم

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- ہندو دھرم کی وصف بیان کر سکیں گے۔
- لفظ "سناتن" کی وضاحت کر سکیں گے۔
- ہندو دھرم میں مروجہ عقائد اور پوجا کے بارے میں وضاحت کر سکیں گے۔
- عالمی امن اور یک جہتی کے فروغ میں ہندو دھرم کے کردار کو واضح کر سکیں گے۔

تعارف

دنیا کے تمام مذاہب اور دھرم زندگی گذارنے کا سلیقہ سکھاتے ہیں ہر ایک کا طریقہ الگ الگ ہے لیکن غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان تمام دھرموں کے اخلاقی اقدار ایک جیسے ہیں، ہر مذہب حق و سچ اور نیکی کے راستے پر چلنے اور اچھائی کے ذریعے مالکِ حقیقی کو راضی کرنے کا درس دیتا ہے۔

ہندو دھرم دنیا کا قدیم ترین دھرم مانا جاتا ہے، اس کا حقیقی نام "سناتن دھرم" ہے، سناتن کے معنیٰ "سدا قائم رہنے" کے ہیں۔ دھرم سنسکرت زبان کے لفظ "دھر" سے نکلا ہے، جس کے معنیٰ "تھامنے" کے ہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو اس زندگی اور اس کے بعد آنے والی دوسرے جنم کی زندگی میں سہارا ہو وہ ہندو دھرم ہے۔

قدیم دور میں مغربی ہندستان میں سات دریا بہتے تھے سنسکرت زبان میں دریا کو سندھو کہا جاتا ہے، ان دریاؤں والے علاقے کو "سپت سندھو" اور یہاں کے باسیوں کو "سندھو" کہا جاتا تھا، وسطی ایشیا اور ایران سے جب آریائی اقوام یہاں آکر آباد ہوئیں تو وہ "س" حرف کو "ھ" سے بدل کر بولتے تھے وہیں سے "سندھو" سے "ہندو" لفظ نکلا جو یہاں کے رہنے والوں کے لیے بولا جاتا ہے۔

ابتدا: ہندو دھرم کا بنیاد کسی انسان یا اوتار نے نہیں رکھا بلکہ یہ بہت سارے رُشیوں مُنیوں کے گیان، دھیان اور کھوج کے ذریعے حاصل ہونے والے تجربات اور اصولوں پر رکھا گیا ہے۔ ان بزرگوں نے کٹھن تپسیائیں کرکے دھرم کے بنیادی اصول بنائے اور لوگوں کی بھلائی اور بہتری کے لیے ان کا پرچار کیا، ان اصولوں کے مطابق ہر آدمی گیان (علم)، بھگتی (خدمت) اور کرم (عمل) کے ذریعے اپنی روحانی طاقت بڑھا کر آخری منزل پر مالکِ حقیقی "پرماتما" کو پانے کی کوشش کر سکتا ہے۔ ہندوازم کی ریتوں رسموں اور نظریات پر یہاں کے اصل باشندوں دراوڑ اور دیگر اقوام کا بھی بہت نمایاں اثر ہے۔

ہندو دھرم کی ترقی

آریائی لوگ پہلے سندھو ندی کے کنارے آباد ہوئے لیکن بعد میں وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ وہ پورے ہندستان میں پھیل گئے۔مال مویشی چرانا، گھوڑوں کی سواری اور دیکھ بھال کرنا اور دریائی پانی کی قریب کھیتی باڑی کرنا ان کے اہم مشغلے تھے۔ مقامی لوگوں سے مل جل کر کچھ اصول و ضوابط کے تحت انہوں نے ایک ریاست قائم کی جہاں پر انہوں نے مقامی لوگوں کی ریتوں رسموں اور مذہبی عقائد میں ہم آہنگ ہونے کی کوشش کی۔ وہ دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرتے تھے۔ جہاں سے ہندوازم میں بھی پوجا شروع ہوئی۔ ہندوازم کے ابتدائی دور میں ان کی اجتماعی زندگی درج ذیل چار وَرنوں (حصوں) میں تقسیم تھی:

برہمن: ان کا کام علم سیکھنا اور سکھانا تھا۔

کھتری: ان کا کام حکمرانی اور سماج کی رکشا کرنا تھا۔

وئش: اس قسم کے لوگوں کا کام تجارت اور کھیتی باڑی کرنا تھا۔

شودر: ان لوگوں کا کام دیگر مختلف ورنوں کے لوگوں کی خدمت کرنا تھا۔

اس تقسیم سے سماج میں اونچ نیچ اور ذات پات کا فرق بڑھنے لگا لیکن وقت کے ساتھ اس کا اثر کم ہوتا رہا، پاکستان میں تعلیم اور دھرمی شعور بڑھنے سے یہ فرق بلکل ختم ہو چکا ہے اور پھر ذات پات کی بنیاد پر کسی کو کم تر سمجھنا کسی بھی دھرمی کتاب کی تعلیم نہیں ہے۔

ہندو دھرم کے مطابق انسانی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ آدمی دھرمی اصولوں، اخلاقی اقدار اور حق و سچ کی راہ پر چلتے ہوئے پورے عالم کی بھلائی کے لیے کام کرتا رہے اور لوگوں کے کام آئے لیکن اس کے بدلہ کی خواہش نہ رکھے:

"پَرا اپکار پر مو درمہ" (لوگوں کی خدمت ہی سب سے بڑا دھرم ہے)۔

سبق کا خلاصہ

- ہندو دھرم دنیا کا قدیم ترین دھرم ہے۔ جس کا اصل نام سناتن دھرم ہے جس کی بنیاد بہت سے رشیوں مینوں کی کٹھن تپسیا سے حاصل ہونے والے اصولوں پر مشتمل ہے۔
- ہندو دھرم کے مطابق ہر آدمی علم، بھگتی اور کرما کے ذریعہ مالکِ حقیقی سے مل سکتا ہے۔
- وسطِ ایشیا اور ایران سے نقل مکانی کرکے آریائی لوگ دریاؤں کے کناروں پر آباد ہوئے، انہوں نے کھیتی باڑی اور مویشی پالنے کا کام شروع کیا، مِل جل کر رہنے کی وجہ سے ان پر مقامی لوگوں کی ریتوں رسموں اور عقائد کا اثر پڑا۔
- ہندو دھرم کا اہم مقصد اعلیٰ اخلاقی اقدار پر چلتے ہوئے دوسروں سے بھلائی کرنا اور اس کے بدلے کی کوئی امید نہ رکھنا ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات تحریر کریں:

1. ہندو دھرم کی بنیاد کسی نے رکھی؟
2. آریائی لوگ "س" کا اُچار کس طرح نکالتے تھے؟
3. ہندو دھرم کے مطابق آدمی مالک حقیقی سے کس طرح مل سکتا ہے؟
4. آریائی لوگوں کی کیا مشغولیت تھی؟
5. ہندو دھرم نے سماج کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا تھا؟

(ب) خالی جگہوں کو پُر کریں:

1. ہندو دھرم کا اصل نام ------------------- ہے۔
2. کھتریوں کا کام ------------------- کرنا ہے۔
3. ہندو دھرم کی ترقی میں مقامی ------------- اور ------------- لوگوں کی ریتوں رسموں کا اثر ہے۔

4. ہندو دھرم کے مطابق اچھے کام کرو لیکن ان کے .... کی خواہش نہ رکھی جائے۔

5. خدمتِ خلق سب سے بڑا .... ہے۔

(ج) حصہ (الف) کو حصہ (ب) سے ملا کر جملہ درست کریں۔

حصہ (الف)	حصہ (ب)
• ہندو دھرم دنیا کا	• ہندو دھرم کے بنیادی اصول بنائے۔
• رشیوں منیوں نے کٹھن تپسیا کے بعد	• ذات پات اور اونچ نیچ کا فرق ختم ہو گیا ہے۔
• پاکستان میں تعلیم اور دھرمی شعور کی وجہ سے	• قدیم ترین دھرم ہے۔
• برہمنوں کا کام	• لفظ "دھر" سے نکلا ہے۔
• دھرم سنسکرت زبان کے	• تعلیم حاصل کرنا اور تعلیم دینا ہے۔

اساتذہ کے لیے ہدایت

• "ہندو دھرم کی ابتدا اور اس کے اہم مقاصد" کے عنوان پر طلبہ/طالبات سے مضمون تحریر کروائیں۔
• ہر ایک طالبہ/طالب علم سے معلوم کیا جائے کہ مالکِ حقیقی کو راضی کرنے والا کوئی ایک اخلاقی قدر/اصول/عمل بتائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ	لفظ	معنیٰ
تپسیا	سخت گیان دھیان والی عبادت	بھگتی	شیوا، خدمت
کرم	کام، عمل	موکھش	نجات
گیان	علم، معلومات	پَراُپکار	دوسروں کی بھلائی

ہندو دھرم کی مقدس کتابیں

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- وید، اُپنیشد، پُران، شریمد بھاگودگیتا، رامائن اور مہابھارت کی بنیادی تعلیمات کو جان سکیں گے۔
- دواوتاروں: شری رام چندر اور شری کرشن جی کے بارے میں جان سکیں گے۔
- ہندو دھرم کی تمام مقدس کتابوں کے اخلاقی اقدار کے بارے میں جان سکیں گے۔
- ویدوں کے ناموں اور ان کی روشنی میں بنائے گئے دیگر کتابوں کی وضاحت کر سکیں گے۔

وید، اُپنیشد، پُران، رامائن، مہابھارت اور بھگودگیتا ہندو دھرم کی مقدس کتابیں ہیں جن میں سے ہر ایک کا تعارف کچھ اس طرح ہے۔

وید: ویدوں کو ہندو دھرم میں مستند کتابیں سمجھا جاتا ہے جن کی تعداد چار ہے:

1. **رگ وید:** اس کتاب میں منتر اور برہم کی تعریف والے گیت شامل ہیں، یہ وید سندھو ندی کے کنارے لکھا گیا۔
2. **سام وید:** یہ تمام ویدوں میں بڑا وید ہے، جس میں خاص طور پر رانگ رنگ (Music & Songs) کا ذکر ہے۔
3. **یجر وید:** اس وید میں یگیہ کروانے اور دیگر سماجی، دھرمی رسومات بجالانے کا طریقہ مذکور ہے۔
4. **اتھر وید:** اس کتاب میں اخلاقیات، سماجی علوم، وشوکوش (انسائیکلوپڈیا) دواؤں، گھڑسواری اور ہر مندری وغیرہ کا بیان کیا گیا ہے۔

اپنشد: اپنشد کے معنیٰ برہم گیان ہے۔ ویدوں کی تشریح کا نام اپنشد ہے، اس میں سوالوں جوابوں کی صورت میں پُرش (انسان، جیو)، پراکرتی (قدرت)، آتما (روح)، پرماتما (مالکِ حقیقی)، زندگی اور موت کا بیان ہے، اپنشیدوں کی کل تعداد ۱۰۸ ہے۔

پُران: پرانوں کی تعداد ۱۸ ہے۔ یہ آسانی سے سمجھ میں آنے والی کتابیں ہیں جن میں دیوتاؤں کی کہانیاں، ریاضی، فلکیات، تاریخ اور جغرافیہ کی تعلیم دی گئی ہے۔

رامائن: ہندو دھرم میں رامائن کتاب کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے، اس کا مصنف ''والمیک رُشی'' ہے، اس میں ۲۴ ہزار اشعار ہیں، رامائن میں وشنو بھگوان کے ساتویں اوتار شری رام چندر کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

شری رام چندر کو اپنے باپ راجا دسرت کا وچن پورا کرنے کے لیے ۱۴ برس بنواس جانا پڑتا ہے، بنواس میں لنکا کا راجہ راوَن اس کی بیوی سیتا کو زبردستی اغوا کرلیتا ہے، شری رام چندر بندروں کا لشکر لے کر راوَن سے لڑتا ہے اور اس کو ختم کرکے اپنی بیوی سیتا واپس لے آتا ہے، ۱۴ برس بنواس میں رہنے کے بعد وہ اپنی بیوی سیتا، بھائی لچھمن اور ہنومان کے ساتھ دارالحکومت ایودھیا واپس ہوتا ہے، تو لوگ دیئے جلا کر ان کا سواگت کرتے ہیں۔اس واقعے کی یاد میں ہندو آج بھی ہر سال دیوالی کا دن بڑی دھوم دھام سے مناتے ہیں۔

مَہا بھارت : مہابھارت ایک بہت بڑا رزمیہ داستان ہے، اس کتاب میں کوروَن اور پانڈوَں کے درمیان کروکھیتر کے میدان میں پیش آنے والی جنگ کا تذکرہ ہے جو ایک لاکھ سے بھی زیادہ شلوکوں پر مشتمل ہے، اس کی رچنا "مہارشی ویدویاس" نے کی تھی، مہا بھارت کو پانچواں وید بھی کہا جاتا ہے، مہابھارت کا ہیرو نند، یشودا کا لال شری کرشن ہے جو جنگ میں پانڈو پتر ارجن کا ساتھی بنا۔

شریمد بھگود گیتا: گیتا تمام دھرمی کتابوں میں مقبول ترین کتاب ہے، نارائن اور نر کے اوتاروں بھگوان شری کرشن اور پانڈو پُتر اَرجن کی میدانِ جنگ میں کی گئ گفتگو پر مشتمل یہ کتاب مہابھارت کا حصہ ہے، گیتا کا گیان (علم)، ویدوں اور اپنشدنوں کا خلاصہ ہے، گیتا میں ۱۸ ابواب اور ۷۰۰ شلوک ہیں۔

ویدوں کی مختصر تاریخ

وید ہندوَں کی سب سے قدیم کتابیں ہیں جن کو وہ دیو رانی کی حیثیت میں مانتے ہیں جو جگت کی ابتدا میں رُشیوں مُنیوں کی تپسیا سے میسر آئی جنہوں نے اس وانی کو اپنے ششوں کے ذریعے عام پھیلایا۔ ویدوں میں سکام منتروں کی تعداد اَسی ہزار ہے لیکن مکت کرنے والے منتر بیس ہزار ہیں۔ جن میں سے چار ہزار منتر گیان کانڈ کے اور سولہ ہزار منتر اُپاسنا کانڈ کے ہیں۔ سکشا، کلپ، ویاکرن، نروکت، جیوتش اور چھند ویدوں کی ثانوی شاخیں ہیں۔ ہندو دھرم کے دیگر تمام کتب ویدوں کی تعلیمات کی روشنی میں مرتب کیے گئے اس لیے دھرمی معاملات میں وید ہی اہم ثبوت ہوتے ہیں۔

ویدوں کا ہندوؤں کے اخلاقی فکر پر اثر

ویدوں کی سکھیاؤں کا ہندوؤں کے اخلاقی، سماجی اور دھرمی فکر پر گہرا اثر ہے، ہندوؤں کے دوسرے کتب ویدوں کی تعلیمات کی روشنی میں لکھے گئے ہیں۔اپنشد تو گویا ویدوں کا عکس ہیں، اسی طرح گیتا بھی ویدوں کی تعلیم کا خلاصہ ہے، رامائن میں ویدوں کی تعلیمات کے مطابق زندگی گذارنے کا عملی نمونہ پیش کیا گیاہے۔شری رام چندر کو "مریاداپرشوتم" یعنی اعلیٰ اخلاقی کردار کا عملی نمونہ کہا جاتا ہے، ہندوؤں کے فکر اور فلسفہ پر ویدوں کی تعلیمات کا درج ذیل اثر نمایاں نظر آتا ہے:

- بے غرض ہو کر جو بھی کام دوسروں کی بھلائی کے لیے کیا جاتا ہے، اس سے بدکار آدمی بھی جلدی دھرماتما (نیک) بن جاتا ہے۔
- انسانوں کو درگن (بداخلاقی) اور دُراچار (بے انصافی) کو زہرِ قاتل جان کر ترک کر دینا چاہیے، اپنی نفسانی خواہشات پر قابو پا کر مالکِ حقیقی کی بھگتی کرنی چاہیے۔
- انسان کو اپنے اندر درگذر، امن و سکون، برابری، اطمینان، علم، عقل، بے غرض ہو کر کام کرنے اور اپنے آپ پر ضابطہ رکھنے جیسی صفات پیدا کرکے ان کو اپنے کردار کا حصہ بنانا چاہیے۔
- منوسمرتی کے مطابق جو آدمی وید اور سمرتی میں موجود باتوں کا پالن کرتا ہے، وہ بلاشک اس جہاں میں شہرت اور مرنے کے بعد مکتی حاصل کرتا ہے۔

سبق کا خلاصہ

- وید کا مطلب علم کا خزانہ ہے، ہندو دھرم کے بنیادی اصول ویدوں کی تعلیمات پر مشتمل ہیں، اس لیے ہندو دھرم کو "ویدک دھرم" بھی کہا جاتا ہے، ویدوں کی تعداد چار ہے۔
- اپنشد ویدوں کی تشریح پر مشتمل ہے۔
- رامائن میں شری رام چندر کے بنواس میں چودہ برس گذارنے اور اپنی بیوی سیتا کو راوَن سے چھڑا کر ایودھیا واپس لوٹنے کا قصہ مذکورہ ہے، اس کتاب میں عملی زندگی گذارنے کا ایک مثال موجود ہے۔
- مہابھارت ایک بہت بڑا تاریخی داستان ہے۔جس میں کوروؤں اور پانڈوؤں کی جنگ کا تذکرہ ہے۔

- بھگود گیتا تمام دھرمی کتابوں میں مقبول ترین کتاب ہے۔
- وید مہابھارت سے بھی پہلے لکھے گئے، ان کی تعلیمات کا ہندو فلسفہ اور اخلاقی فکر پر گہرا اثر موجود ہے۔

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات تحریر کریں:

1. ویدوں کی تعداد کتنی ہے؟ ہر ایک کا نام بتائیں۔
2. اپنشدوں میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
3. رامائن کے کرداروں سے ہمیں کیا درس ملتا ہے؟
4. گیتا میں کتنے شلوک ہیں؟
5. ایک بدکار آدمی دھرماتما کیسے بن سکتا ہے؟

(ب) خالی جگہوں کو پُر کریں:

1. رگ وید-------------------- کے کنارے لکھا گیا۔
2. ہندو ویدوں کو -------------------- بطور مانتے ہیں۔
3. کوروں اور پانڈوں کی لڑائی مہابھارت---------------- کے میدان میں لڑی گئی۔
4. گیتا، ویدوں کی تعلیمات کا-------------------- ہے۔
5. معافی، درگذر کرنا، رحم کرنا، ماں باپ کی خدمت کرنا اور بے غرض ہو کر ہر کسی کے ساتھ بھلائی کرنا -------------------- ہے۔

(ج) درست جملہ کے سامنے " ✓ " اور غلط کے سامنے " X " کا نشان لگائیں:

جملہ	صحیح	غلط
1. اتھر وید میں اخلاقیات، گھڑسواری اور ہنرمندی کا بیان ہے۔		
2. شری رام چندر جی وشنو بھگوان کا آٹھواں اوتار ہے۔		
3. ہندوؤں کے فلسفہ اور فکر پر ویدوں کا کوئی اثر نہیں۔		
4. گیتا تمام کتابوں میں مقبول ترین کتاب ہے۔		

اساتذہ کے لیے ہدایت

- طلبہ/طالبات کو آمادہ کریں کہ وہ ہندو دھرم کی مقدس کتابوں کے نام اور ان کی اہم تعلیمات کا چارٹ بنا کر اپنے گھر میں دیوار پر آویزاں کریں۔
- طلبہ/طالبات سے "دیوالی کا دن" کے عنوان پر مضمون تحریر کریں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ
مہارشی	بڑا عالم
رزمیہ داستان	جنگی حالات سے متعلق باتیں
شلوک	شعر، بیت
وشوکوش	دائرہ معارف، انسائیکلوپیڈیا
پیروکار۔	ماننے والے، پیروی کرنے والے
مستند	قابلِ اعتبار، باحوالہ
جغرافیہ	زمین کی پیائش کا علم

ہندو دھرم کے اہم تصورات

اوم
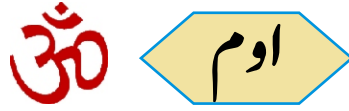
حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- اوم کی حقیقت جان سکیں گے۔
- گائتری منتر، ویدوں اور پرانوں کا بنیاد اوم ہے اس حقیقت کو جان سکیں گے۔
- گائتری منتر کی اہمیت جان کر بیان کر سکیں گے۔

ہندو دھرم کے مطابق اوم ॐ ایک مقدس لفظ اور آواز ہے۔ یہ آواز کائنات میں ازل سے گونجتی رہی ہے۔ ॐ ہندو دھرم کا خاص نشان ہے جس کا ہندو دھرم کے کیرتوں میں صوتی/آواز کے نشان کے طور پر کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ کہاجاتا ہے کہ مالک حقیقی نے اس کائنات کی تخلیق کا آغاز "اوم" کے آواز سے کیا تھا۔ ویدوں، اپنشدوں اور دیگر دھرمی کتابوں کی اکثر پراتھنائیں اور منتر "اوم" سے شروع ہوتے ہیں۔ گائتری منتر کی ابتدا بھی اوم سے ہوتی ہے، تمام نیک کام اوم سے شروع کیے جاتے ہیں، کسی کے استقبال پر اوم، ہری اوم کا استعمال کیا جاتا ہے، اس نشان کی پوجا بھی کی جاتی ہے، اوم کے نشان ॐ کو بھلائی اور نیک فال کے طور پر گھروں، گاڑیوں، دکانوں اور مندروں پر آویزاں بھی کیا جاتا ہے۔

اوم تمام آوازوں کا بنیاد ہے، پاتنجلی رشی کہتا ہے کہ ''اوم ایشور کا نام ہے، اس شبد کے مفہوم پر دھیان کرنے سے آدمی مالکِ حقیقی کو پاسکتا ہے۔ اس دنیا کو چھوڑتے وقت جو شخص اوم کا اچار اور دھیان کرے گا وہ پرم گتی (اونچا مقام) پائے گا''۔ گائتری منتر کی اہمیت اس بات سے ظاہر ہے کہ اس کا ذکر چاروں ویدوں میں موجود ہے، یہ تین انگوں: استوتی (تعریف)، اُپسنا (پوجا، شیوا) اور پراتھنا پر مشتمل ہے۔ اس منتر کے مطابق یہ سانوک شکتی دیتا ہے، اس کے مانسک جپ کرنے کے لیے کوئی شرط نہیں ہے۔

گائتری منتر

اوم بھور بھوا سوہ، تت سوتَر ور ینَیم
بھرگو دیوَ سیہ دھی مہی دھیو یونہہ پرچودیات

یہ گائتری منتر یگ وید سے لیا گیا ہے جو سناتن دھرم کا مول (بنیادی منتر) ہے۔

منتر کی معنیٰ: من (ہردو/دل)، ترَ (نجات دینا)، منتر کا مطلب ہوا آتمک شبدن (روحانی الفاظ) کا ایسا مجموعہ جس کے جپ کرنے سے ہردو چنتا سے نجات پائے۔ اور من کو شانتی ملے۔

شبدوں کا ارتھ

اوم: رکشک / پرمیشور۔ بھور: پران، داتا۔ بھوہ: دکھ ختم کرنے والا۔ سوہ: دکھ دینے والا۔ تت: وہ۔ ورنیم: گرہن کرنا یوگیہ۔ بھرگو: تیج۔ دیوسیہ: روپیہ صفات والا۔ دھی مہی: ہمیں اختیار کرنا چاہیے۔ دھیو: عقل کو۔ یو: جو۔ نہہ: ہماری۔ پرچودیات: پریرنا کرے (سیدھی راہ بتائے)۔

ارتھ

او کام پربھو تیرا نام، گن گاویں سنسار تمام،
پران سُروپ سُکھوں کے داتا، انت نہ کوئی تیرا پاتا،
سارے جگ کو پیدا کرتا، سب سے اتم پاپ کا ہرتا،
ہے ایشور! ہم تجھے دھیاویں، پاپ کرم کے پاس نہ جاویں،
بُدھی کرو ہماری اجول، جیون ہو ہمارا نرمل۔

برہم

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- جان سکیں گے کہ برہم زمان و مکان سے بالاتر اور تبدیل نہ ہونے والا ہے۔
- جان سکیں گے کہ برہم کائنات کو پیدا کرنے والا ہے۔
- جان سکیں گے کہ برہم کامل قدرت رکھنے والا، حاضر اور غائب کو جاننے والا ہے۔
- جان سکیں گے کہ برہم سدا قائم رہنے والا اور لافانی ہے۔
- جان سکیں گے کہ برہم نرگن اور نراکار (عیبوں سے پاک اور بغیر کسی شکل و صورت والا) ہے۔

برہم سے مالکِ حقیقی کی ذات مراد ہے جو وقت و زمان سے بالاتر اور تبدیل نہ ہونے والا ہے، وہ ہمیشہ قائم رہنے والا اور لافانی ہے، وہ نرگن اور نراکار ہے، اس کی کوئی شکل و صورت نہیں ہے۔ برہم ہی ست، چت اور آنند (وجود، خبر اور آنند) ہے۔" برہم ستیہ جگت متھیا وچن" کے مطابق وجود صرف برہم (مالکِ حقیقی، پرماتما) کا ہے باقی جو کچھ اِندرین (حواسوں) کا موضوع بنتا ہے وہ سب کچھ اس کی بدولت ہے۔ وہ ہر پیدائش سے پہلے تھا اور مہاپرلیہ کے بعد بھی رہے گا۔ مکڑی کی جال کی طرح ہر چیز اس سے نکل کر پھر اس میں جذب ہو جاتی ہے۔ وید بھی اس کے سامنے بے حال ہو کر نیتی، نیتی (نہیں وہ، نہیں وہ) بول کر خاموش ہو گئے، اس کو وہی جان سکتا ہے جس کے لیے وہ چاہے۔

وہ اندرین اور پرکرتی سے دور برہم ایک سے زیادہ ہونے والی اپنی خواہش سے مجبور ہو کر نرگن نراکار سے سگن ساکار

ہوتا ہے۔ گوسوامی تلسیداس نے کہا ہے:

وپر دھینو سرسنت ہت لین منش اوتار،
نج اِچھا نرمت کرشری مایا گن گو پار۔

ارتھ: برہمن، گائے دیوتا اور سنتوں کے لیے بھگوان نے انسان کا اوتار لیا، وہ (اگیان روپ ملے) مایا اور ان کے گن (ست، رج اور تم) اور (اندرونی اور بیرونی) اندرین سے دور ہیں، ان کا دویہ (جسم) اپنی اِچھا سے بنا ہے۔

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- جان سکیں گے کہ ہر سناتنی کا اہم مقصد جنم موت کے چکر سے نجات پانا ہے۔
- جان سکیں گے کہ عمل کے عوض کی خواہش آدمی کو دنیا میں پھنسا دیتی ہے۔
- جان سکیں گے کہ کسی عوض کی خواہش کے بغیر عمل کرنا آدمی کو دنیا پرستی سے آزاد بنا دیتا ہے۔
- سمجھ سکیں گے کہ ہر آدمی زندگی میں ہی مکتی حاصل کر سکتا ہے مرنے کے بعد نہیں۔
- جان سکیں گے کہ حاصل شدہ مکتی آگے بھی قائم رہتی ہے۔
- جان سکیں گے کہ مکتی مالکِ حقیقی کی مہربانی سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

موکھش کے معنیٰ مُکتی یا نجات ہے۔ ہندو دھرم میں موکھش کا تصور یہ ہے کہ آتما (روح) اجر اور امر ہے وہ فنا نہیں ہوتا، تاہم اپنا جسم تبدیل کرتا رہتا ہے، ایک انسان اپنی زندگی میں کیے ہوئے نیک اور برے اعمال کے اعتبار سے مرنے کے بعد جیون (زندگی) پائے گا۔

انسانی جیون اعلیٰ ترین جیون ہے، جس میں انسان نیک کاموں کے ذریعہ اپنے پرانے پاپ دھو کر مالک حقیقی کو پانے کے لیے جتن کر سکتا ہے، اس لیے ہر گیانی (سمجھ دار) کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنی حیاتی دھرم کے اعلیٰ اصولوں کے مطابق بغیر کسی بدلے کے بھلائی کے کاموں میں گذارے تاکہ اس کو ۸۴ لاکھ جیونوں کے آواگون کے چکر سے ہمیشہ کے لیے نجات حاصل ہو اور اس کی آتما مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ مالکِ حقیقی کے کرم سے موکھش کا حصول زندگی میں ہی ممکن ہے پھر وہ مرنے کے بعد بھی برقرار رہتا ہے، اپنی حیاتی میں مکتی پانے والے کو "جیوت مکت" کہا جاتا ہے۔ ہندو دھرم میں ایک انسان کی زندگی کو ۲۵، ۲۵ برس کے چار ورن آشرموں میں تقسیم کیا گیا ہے، جو برہم چریہ، گرہست، وان پرست اور سنیاس ہیں۔

ان چار آشرموں کے اصولوں کے تحت زندگی گذار کر آدمی موکھش حاصل کر سکتا ہے۔

سبق کا خلاصہ

- اوم ایک مقدس لفظ اور آواز ہے، یہ ہندو دھرم کی خاص نشانی ہے، ہندوؤں میں ہر اچھے کام کی ابتدا اوم سے کی جاتی ہے۔ اوم کا دھیان اور اجاپ کرنے سے آدمی اونچا مقام حاصل کر سکتا ہے۔
- ہندو فلسفہ کے مطابق برہم کائنات کا تخلیق کرنے والا، ہمیشہ قائم رہنے والا اور لافانی ہے۔
- ایک انسان اپنے اس انسانی جیون میں نیک کاموں کے ذریعہ ہمیشہ کے لیے ۸۴ لاکھ جونوں کے آواگون چکر سے نجات حاصل کرکے پرماتما سے مل سکتا ہے۔

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات تحریر کریں:

1. ہندو دھرم میں اوم کے بارے میں کیا تصور ہے؟
2. ہندو دھرم کے مطابق بُدھی (عقل) کا دیوتا کون ہے؟
3. وید، برہم کے بارے میں کیا کہہ کر خاموش ہو گئے؟
4. انسانی جیون اعلیٰ ترین جیون کیوں ہے؟

(ب) خالی جگہوں کو پُر کریں:

1. گائتری منتر کی ابتدا -------------------- سے ہوتی ہے۔
2. اوم تمام -------------------- کا بنیاد ہے۔
3. سب سے پہلے اور مہاپرلیہ کے بعد بھی -------------------- رہے گا۔
4. آتما -------------------- اور -------------------- ہے۔

(ج) درست جملہ کے سامنے " ✓ " اور غلط کے سامنے " X " کا نشان لگائیں:

جملہ	صحیح	غلط
1. ॐ ہندو دھرم کا خاص نشان ہے۔		
2. گائتری منتر کا جپ عقل اور ساتوک طاقت دیتا ہے۔		
3. برہما کے بہت سارے مندر ہیں۔		
4. ہندو دھرم میں ہر شخص کی انفرادی زندگی کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔		

اساتذہ کے لیے ہدایت

- طلبہ/طالبات سے ॐ کی تصویر ان کی کاپیوں پر بنوائیں۔
- برہما اور موکھش پر نوٹ لکھ کر آنے کا کہیں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنٰی
پراتھنا	عبادت، پوجا، دعا
شبد	لفظ
پرم گتی	اونچا مقام
دمن	ضابطہ
دیا	رحم، شفقت
آواگون	جنم مرنے کا چکر
مہاپرلیہ	پرکرتی کے ساتھ پرماتما میں لین ہونا، قیامت

بودھ دھرم

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- مہاتما گوتم کے بارے میں بیان سکیں گے کہ وہ "بودھ" کب ہوئے۔
- بودھ دھرم کی بنیادی تعلیمات کو سمجھنے کے قابل ہو جائیں گے۔
- بودھ دھرم کی ترقی اور پھیلنے میں بادشاہ اشوکا کے کردار سے واقف ہوں گے۔
- مہاتما گوتم بودھ کے پہلے خطبہ کے بارے میں جان سکیں گے۔
- چار اعلیٰ سچائیاں بیان کر سکیں گے۔
- اسٹانگ مارگ (آٹھ اصولوں کی راہ) کی وضاحت کر سکیں گے۔
- بودھ دھرم کے تین بڑے مکاتبِ فکر کے نام بتائیں گے۔
- ان کی مختصر وضاحت کر سکیں گے۔

تعارف

مذاہب اور دھرم انسانوں کو محبت، امن اور رواداری سے زندگی گذارنے کا درس دیتے ہیں، انہیں اچھے اچھے کام کرنے کی ترغیب دیتے ہیں اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں۔ بودھ دھرم دنیا کا ایک قدیم دھرم ہے، جس کی بنیاد "مہاتما گوتم بودھ" نے ر ۔اس دھرم کے ماننے والوں کو "بودھی" یا "بودھ کے پیروکار" کہا جاتا ہے۔ بودھیوں کی اکثریت ایشیائی ممالک میں آباد ہے البتہ ان کی کچھ آبادی افریقہ، آمریکا اور یورپ میں بھی رہتی ہے۔ یہ دھرم اپنے پیروکاروں کو درمیانی راستہ اختیار کرنے، ہر ایک سے اچھائی کرنے، جانداروں پر رحم کرنے، اپنی نفسانی خواہشوں کو کنٹرول کرنے اور دیگر اعلیٰ اخلاقی اقدار پر عمل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس طرح کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ایک انسان اپنے کرموں اور جنم، مرنے کے چکر سے دائمی نجات حاصل کر سکتا ہے۔

ابتدا: بودھ دھرم، مہاتما گوتم بودھ کی تعلیمات پر مشتمل ایک دھرم ہے جس کا بنیاد چھٹی صدی قبل مسیح میں ڈالا گیا۔ مہاتما گوتم بودھ نے تحریری صورت میں اپنی تعلیمات نہیں چھوڑیں بلکہ انہوں نے زبانی طور پر اس دھرم کا پرچار کیا تھا۔ وفات کے بعد ان کے شاگردوں نے ان کی افکار اور تعلیمات کو یکجا کیا اور کتابی صورت میں ظاہر کیا۔ بودھ دھرم کی مقدس کتابوں میں وِنا پِٹک، سوترپِٹک، ابھی دھرم پِٹک اور دھما پد زیادہ مشہور و معروف ہیں۔

ترقی اور پھیلاؤ: نِرمان پانے اور نجات کے اصول حاصل کرنے کے بعد گوتم بودھ سوچنے لگا کہ انہوں نے ایک ایسا دھرم پالیا ہے جس پر چلنے آدمی ایک پر سکون زندگی جی سکتا ہے، وہ ایک سچے اور اتم دھرم کا پاسبان ہے اس لیے انہیں اس دھرم کو پھیلانا اور اس کا پرچار کرنا چاہیے۔ اس سلسلے کا پہلا خطبہ انہوں نے بنارس کے قریب ہرنوں کے

مقام اسیپٹنا (جس کو آج کل سار ناتھ کہا جاتا ہے) میں ارشاد فرمایا جس میں انہوں نے "چار سچائیوں" اور "اسٹانگ مارگ" یا "آٹھ اصولوں کی راہ" کا ذکر کیا ہے جو یہ ہیں

چار سچائیاں:

1. زندگی غم ہی غم ہے
2. غم خواہشوں کے سبب آتے ہیں
3. غموں اور خواہشوں سے اپنے آپ کو بچایا جاسکتا ہے۔
4. غموں اور خواہشوں سے بچنے کے لیے درمیانی راستہ اختیار کرنا چاہیے جس کو اسٹانگ مارگ کہا جاتا ہے۔

اسٹانگ مارگ یا آٹھ اصولوں کا راستہ:

1. درست سوچ اور درست خیال
2. درست اور میٹھا بول
3. درست عمل
4. حلال رزق اور ایمان داری کی کمائی
5. جھوٹ سے انکار اور سچ بولنا
6. اچھی دوستی اور مثبت فکر
7. سادہ زندگی
8. دھیان یا مراقبہ

ان اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ایک انسان نفسانی خواہشات سے بچ کر، برائیوں کے بھنور سے نکل کر مالکِ حقیقی سے مل سکتا ہے۔ مہاتما گوتم بودھ کی وفات کے بعد بودھ دھرم کے اہم اور بڑے بھکشوؤں کے چار اجتماع ہوئے جن میں انہوں نے بودھ دھرم کے لیے اصول و قوانین مرتب کیے اور مہاتما گوتم بودھ کے خطبات کو تحریری صورت میں ظاہر کیا۔

موریا خاندان کے بادشاہ اشوکا کے دورِ حکمرانی ۲۳۲ تا ۲۷۳ ق۔م میں بودھ دھرم نے بڑی ترقی کی اور بہت پھیلا، بادشاہ نے اس دھرم کے پرچار کے لیے بھکشوؤں کو مختلف ممالک میں بھیجا، بہت سی یادگار عمارتیں اور خانقاہیں تعمیر کروائیں، ان کے دور میں بودھ دھرم سری لنکا، بھوٹان، برما، چائنا، کمبوڈیا، ویتنام، کوریا، جاپان ملایا، جاوا، لاؤس،

تھائلینڈ، اور دوسرے ایشیائی ممالک تک پھیل گیا۔ آج کل ۲۰۱۹ء میں دنیا کے اندر بودھ دھرم کے پیروکاروں کی تعداد اندازاً اٹھ تیس کروڑ ہے۔

بودھ دھرم کے مکاتبِ فکر: بودھ دھرم کے مہایان، ہنایان اور وجریان تین معروف مکاتبِ فکر ہیں، جن کی وضاحت اس طرح ہے:

1. **مہایان:** اس مکتبِ فکر کو ماننے والے مہاتما گوتم بودھ کو دیوتا کا درجہ دیتے ہیں، اس میں بھکشوؤں کی زندگی کو کم اہمیت دی جاتی ہے اور لوگ عام گھر کی زندگی گذارنے کو پسند کرتے ہیں۔
2. **ہنایان:** اس مکتبِ فکر کے لوگ روایت پسند اور اپنے اصولوں پر سختی سے عمل کرنے کے عادی ہیں اور غیر اخلاقی کاموں کو گناہ سمجھتے ہیں۔
3. **وجریان:** اس مکتبِ فکر کے لوگ مقامی مکاتبِ فکر سے متاثر گروؤں کو بڑا رتبہ دیتے ہیں، اس گروہ کا تبت، چین، بنگال اور بہار میں بہت زیادہ اثر ہے۔

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھیں:

1- بودھ دھرم کے ماننے والوں کو کیا کہا جاتا ہے؟

2- بودھ دھرم کی خاص دھرمی کتابیں کون سی ہیں؟

3- مہاتما گوتم بودھ نے اپنے پہلے خطبے میں کس چیز کا ذکر کیا ہے؟

4- بودھ دھرم کو پھیلانے کے لیے کس بادشاہ نے سب سے زیادہ کوشش کی؟

5- بودھ دھرم کے تین مکاتبِ فکر کون کون سے ہیں؟

(ب) خالی جگہیں پُر کریں:

1- آج کل دنیا میں بودھ دھرم کو ماننے والوں کی تعداد اندازاً .... ہے۔

2- مہاتما گوتم بودھ نے فرمایا: یہ دنیا...............اور........................ہے۔

3- درمیانہ راستہ .... اصولوں پر مشتمل ہے۔

4- بادشاہ اشوکا نے بودھ دھرم کی .... اور........................ تعمیر کروائیں۔

5- مہایان مکتبِ فکر کے لوگ گوتم بودھ کو......................مانتے ہیں۔

(ج) حصہ (الف) کو حصہ (ب) سے ملا کر جملہ درست کریں۔

حصہ (الف)	حصہ (ب)
• بودھ دھرم کا بنیاد	• غم پیدا ہوتے ہیں۔
• خواہشوں کی وجہ سے	• اسٹانگ مارگ کہلاتے ہیں۔
• درمیانے راستہ پر چلنے کے اصول	• چھٹی صدی قبل مسیح میں پڑا۔
• ہنایان مکتبِ فکر کے لوگ	• چین کے علاقے تبت پر زیادہ اثر ہے۔
• وجریان مکتبِ فکر کے لوگوں کا	• روایت پسند اور اصولوں کے پابند ہوتے ہیں۔

اساتذہ کے لیے ہدایت

- طلبہ/طالبات کو بودھ دھرم کے اہم کتابوں کا چارٹ بنا کر لانے کی ہدایت کریں۔
- طلبہ/طالبات کو بودھ دھرم کے مقدس مقامات، اہم گروؤں اور خانقاہوں کے فوٹو البم تیار کرنے کی ترغیب دیں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنٰی	لفظ	معنٰی
کرم	عمل، کام	امین	امانت دار
مراقبہ	ہر چیز کو چھوڑ کر مالک کا دھیان کرنا	مسلک	نظریاتی راستہ، گروہ، جماعت
اتم	بلند، اعلیٰ	گرو	استاد، پیشوا
مکتبِ فکر	ایک ہی سوچ رکھنے والا گروہ	ق۔م	قبل مسیح

تیسرا باب

اخلاق وآداب

اخلاقیات ایسا علم ہے جو ہمیں وہ اصول وقوائد سکھاتا ہے جن پر عمل کرنے سے ہم پرامن اور پرمسرت زندگی گذار سکتے ہیں۔

اخلاقی اقدار سے مراد وہ اعلیٰ اخلاقی خاصیتیں اور صفات ہیں جن کے ذریعے ہمیں صحیح اور غلط کی پہچان ہوتی ہے اور معلومات ملتی ہے کہ اچھائی اور برائی کی ہماری زندگی میں کیا اہمیت ہے۔

سچ بولنا، ایمان داری، فرمان برداری اور برداشت اختیار کرنا، رشتہ داروں، پڑوسیوں، بزرگوں، اساتذہ اور ہم کلاسیوں سے عزت کے ساتھ پیش آنا اعلیٰ اخلاقی اقدار ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے معاشرے میں برداشت، امن، خوشی اور خوش حالی پروان چڑھتی ہے۔

اس باب میں اخلاق وآداب کے سلسلے میں جو اسباق شامل کیے گئے ہیں وہ ہیں:

''والدین اور رشتہ داروں کا احترام''، ''اساتذہ اور ہم کلاسیوں کا احترام'' اور ''سچائی وایمان داری''۔

ان اسباق پڑھنے سے ہمیں جو اخلاقی باتیں حاصل ہوتی ہیں وہ ہیں:

بغیر بحث وتکرار کے بڑوں کا کہنا ماننا، زندگی کو تبدیل کرنے والے استاد ہی ہیں، استادوں اور ہم کلاسیوں کے ساتھ عزت واحترام کا مظاہرہ کرنا اور عام زندگی میں سچائی وایمان داری جیسی صفات کی بے حد اہمیت ہے۔

والدین اور رشتہ داروں کا احترام

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ / طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- اخلاقیات کو بیان کر سکیں گے۔
- اعلیٰ اخلاقی اقدار بیان کر سکیں گے۔
- بغیر بحث و تکرار کے والدین کا کہنا مان سکیں گے۔
- ان کو احساس ہوگا کہ خاندان تحفظ کا ذریعہ ہے۔
- ان میں سمجھ داری پیدا ہوگی کہ خاندان کو قائم اور مضبوط بنانے کے لیے ان کو آپس میں عزت و برداشت پیدا کرنے ہوں گے۔

اخلاقیات کے استاد صاحب نے اخلاقیات کے متعلق معلومات دینے کے بعد بچوں کو ''والدین کا ادب'' کے موضوع پر ایک کہانی سنائی:

ایک گاؤں میں میرن نامی ایک نوجوان رہتا تھا، اس کا خاندان میاں بیوی، بیٹے اَجیت اور بیٹی پوجا پر مشتمل تھا۔ میرن کی قریبی شہر میں ملازمت تھی اس لیے وہ روزانہ صبح سویرے بس کے ذریعے آفس جاتا اور شام کو گھر واپس لوٹتا

تھا۔ روزانہ کی اس سفری مشقت سے بچنے اور بچوں کو شہر میں تعلیم دلوانے کے لیے اس نے مشترکہ خاندان کو چھوڑ کر شہر میں رہنے کا فیصلہ کیا، اس کے والدین نے خاندان کو چھوڑ کر اکیلے شہر میں جا کر رہنے سے اسے منع کیا، اس کے باوجود میرن شہر کے ایک کرائے کے مکان میں اپنی بیوی بچوں کے ساتھ آ کر رہنے لگا۔

شہر میں رہتے ہوئے انہیں ابھی کچھ عرصہ گذرا تھا، اب ان کو گھر کا تمام کام کاج خود کرنا پڑتا تھا۔ میرن روزانہ بچوں کو اسکول لے جاتا پھر چھٹی پر واپس لے آتا، گھر کے لیے سامان اور کبھی کبھی موٹر، فرج یا استری خراب ہونے پر ان

کی مرمت کے لیے بھی اس کو خود جانا پڑتا تھا، اسی طرح اس کی بیوی بھی گھر میں ہر وقت کسی نہ کسی کام میں لگی رہتی تھی جبکہ گاؤں کے مشترکہ خاندان میں ان کو دیگر افراد کی وجہ سے کام سے کچھ نہ کچھ فرصت مل جاتی تھی شہر میں مہنگائی کی وجہ سے ان کو چیزیں مہنگے داموں ملتی تھیں اور گھر کا کرایہ، بچوں کی تعلیمی فیس، گیس، بجلی، پانی کے بلوں اور دیگر گھریلو اخراجات کی وجہ سے میرن کی پوری تنخواہ جلدی خرچ ہو جاتی تھی۔ اور وہ کوئی بچت نہیں کر پاتا تھا۔ اتفاق سے ایک دن اس کی بیٹی سخت بیمار پڑ گئی جسے اسپتال کے انتہائی نگہداشت والے شعبے میں داخل کیا گیا۔ ہفتے بھر تک اس کا علاج چلتا رہا اس دوران ایک رات وہ وارڈ کے قریب پڑی بینچ پر بیٹھے غمگین حالت میں اپنے گاؤں کے ماحول کو یاد کر رہا تھا۔ حالانکہ اس کا پورا ہفتہ بے قراری میں گذرا تھا۔ دن کو وہ اپنے آفس کے کام کو بھی ٹھیک سے سرانجام نہیں دے پایا تھا بے آرامی کی وجہ سے اس کی طبیعت پر چڑ چڑا پن غالب تھا اور وہ اپنی بچی کی صحت مندی کے لیے فکرمند تھا کہ اسے گاؤں کے مشترکہ خاندان والے مناظر یاد آنے لگے، جہاں چھوٹی چھوٹی خوشیوں کی وجہ سے پورا خاندان پرسکون ہوا کرتا تھا۔ ان کے چھوٹے بچوں کو دادا، دادی اور دیگر رشتہ دار اٹھا کر بہلاتے رہتے، کسی تکلیف یا بیماری کی صورت میں بھائی یا امی جان ان کو ڈاکٹر کے پاس لے جاتے، بہنیں بھی ان کا ہر طرح خیال رکھتیں۔ اس کی بیوی کو بھی اپنے حصے میں گھر کا تھوڑا بہت کام کرنا پڑتا تھا اور آرام کا وقت زیادہ دستیاب تھا۔ اس طرح شب بیداری کی حالت میں اسے صبح ہو گیا۔ اس کی بیوی گھر سے ناشتہ لے کر آئی تو دونوں نے اکٹھے ناشتہ کیا۔ اس کی بیوی کہنے لگی: آج رات مجھے پوری طرح نیند نہیں آئی ہر وقت اکیلے پن کا خوف اور کسی چور ڈاکو کے گھر میں داخل ہونے کا اندیشہ تھا البتہ ابھی مجھے احساس ہوا ہے کہ مشترکہ خاندان میں آدمی کتنا بے فکر ہوتا ہے، خاندان ہمارے اوپر سائبان کی طرح ہے جس کے نیچے ہر ایک کو تحفظ حاصل ہوتا ہے اس پر میرن نے بھی کہا: ہاں واقعی! مشترکہ خاندان کے کئی فوائد ہیں۔ والدین کی سرپرستی کی وجہ سے ہر فرد با اخلاق بنتا ہے اور بچوں کی بہتر تربیت ہوتی ہے والدین سے ہمیں دعائیں ملتی ہیں۔ بڑوں کا کہا کبھی غلط نہیں ہوا کرتا اس لیے ہر آدمی کو بغیر بحث و تکرار کے ان کی بات مان لینی چاہیے اور ادب و احترام کا ہر طرح دھیان رکھنا چاہئیے۔ ہم اپنے والدین کی نسل ہیں ہمارا بدن، رنگ، شکل اور عادات ہمیں ان کی طرف سے ملتے ہیں۔

ہمیں اپنے تمام خاندانی افراد کا احترام کرنا چاہیے، ہر ایک کے حق، حصے، ضرورت اور تکلیف کا احساس رکھنا چاہیے اور سب سے بڑھ کر اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کرنا چاہئیے ان صفات سے ہمارا خاندان ہمیشہ قائم و دائم، مضبوط اور خوش حال رہے گا۔

ان باتوں باتوں میں دونوں میاں بیوی کی آنکھیں بھر آئیں اور انہوں نے فیصلہ کرلیا کہ بیٹی کی صحت یابی کے بعد وہ دوبارہ گاؤں لوٹ جائیں گے اور اپنے مشترکہ خاندان کا حصہ بنیں گے۔

سبق کا خلاصہ

میرن نامی ایک نوجوان گاؤں میں اپنے خاندان کے ساتھ رہتا تھا جس کی شہر میں ملازمت تھی۔ سفر کی مشقت اور بچوں کی تعلیم کے لیے اس نے بیوی بچوں کے ساتھ شہر میں جا کر رہنے کا فیصلہ کیا شہر میں خرچے کی تنگی اور گھر کے کام کاج نے اسے بالکل تھکا دیا پھر جب اس کی بیٹی اچانک بیمار پڑ گئی تو اس کے گھریلو اور آفس کے معمولات بے حد متاثر ہونے لگے بالآخر دونوں میاں بیوی کو احساس ہوا کہ بڑوں کا کہنا مان لینا چاہئیے تھا کیوں کہ مشترکہ خاندان میں رہنے کے کئی فوائد ہیں اور پھر انہوں نے واپس گاؤں جانے کا فیصلہ کیا۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات تحریر کریں۔

1. علمِ اخلاقیات سے ہمیں کیا فائدہ ہوتا ہے؟
2. پانچ اعلیٰ اخلاقی صفات کے نام تحریر کریں۔
3. مشترکہ خاندان میں رہنے کے کیا فائدے ہیں؟
4. میرن اور اس کی بیوی نے دوبارہ گاؤں جانے کا فیصلہ کیوں کیا؟
5. خاندان کو مضبوط اور خوشحال رکھنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

(ب) خالی جگہیں پُر کریں:

1. مشترکہ خاندان میں میرن کی زندگی .... گذر رہی تھی۔
2. سخت بیماری میں میرن کی بیٹی کو اسپتال کے .... والے وارڈ میں داخل کیا گیا۔
3. بے آرامی کی وجہ سے میرن کی .... پر بُرا اثر ہوا۔
4. مشترکہ خاندان میں بڑوں کی وجہ سے ہر فرد میں .... کا احساس پیدا ہوتا ہے۔
5. ہمیں والدین کا بغیر بحث و تکرار کے .... ماننا چاہیے۔

(ج) درست جملہ کے سامنے " ✓ " اور غلط کے سامنے " X " کا نشان لگائیں:

جملہ	صحیح	غلط
1. شہر میں رہنے کی وجہ سے میرن کی کافی بچت ہوگئی۔		
2. میرن کی بیوی کو مشترکہ خاندان میں کافی کام کرنا پڑتا تھا۔		
3. زندگی، رنگ، نسل، شکل و عادات ہمیں والدین سے ملتے ہیں۔		
4. ہر فرد کے حصے، حق اور ضرورت کا خیال رکھنا چاہیے۔		
5. بیٹی کی صحت یابی کے بعد انہوں نے شہر میں رہنے کا فیصلہ کیا۔		

اساتذہ کے لیے ہدایت

- طلبہ / طالبات کے درمیان ''مشترکہ خاندان میں پرامن اور پرسکون زندگی'' کے عنوان پر بحث و مباحثہ کا اہتمام کروائیں۔
- طلبہ / طالبات سے ''مشترکہ خاندان میں رہنے کے فوائد'' پر مضمون تحریر کروائیں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ
منظر	نظارہ
برداشت	سَہنا
چڑچڑاپن	غصے کی حالت
نگہداشت	دیکھ بھال، حفاظت
شعبہ	حصہ، یونٹ
مشترکہ خاندان	جوائنٹ فیملی، مِل جُل کر رہنا
مشقت	تکلیف
بحث ومباحثہ	ایک دوسرے سے گفتگو کرنا

اساتذہ اور ہم کلاسیوں کا احترام

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- سمجھ سکیں گے کہ ان کی زندگی تبدیل کرنے والے اساتذہ ہیں۔
- سمجھ سکیں گے کہ ان کے ہم کلاسی دوست ان میں مقابلے اور محنت کا جذبہ پیدا کرنے کا باعث ہوتے ہیں۔
- اساتذہ کرام اور دوستوں کے لیے عزت واحترام کا مظاہرہ کریں گے۔

نہال: بابا! میں اس اسکول میں نہیں پڑھنا چاہتا، آپ میرا نام اس اسکول سے نکلوا دیجئے۔

والد: بیٹا! آج کیا ہو گیا کہ آپ اتنے ناراض لگ رہے ہیں؟

نہال: ریاضی کے استاد نے ریاضی کے پرچے میں مجھے دو نمبر کم دیئے ہیں اس لیے پہلی پوزیشن کی بجائے میری دوسری پوزیشن آئی ہے اور پہلی پوزیشن میرے ہم کلاس راشد کو مل گئی یہ میرے ساتھ سراسر ناانصافی ہے، استاد صاحب نے ریاکاری کا کام کیا ہے۔

والد: بیٹا! استادوں کے بارے میں اس طرح نہیں بولا جاتا وہ والدین سے بھی بڑھ کر قابلِ احترام ہیں کیونکہ والدین اپنے اولاد کی صرف پرورش کرتے ہیں جبکہ استاد ان کو ایک بہتر انسان اور کارگر شہری بناتے ہیں وہ ہمیں علم کے ساتھ بااخلاق اور باہنر بھی بناتے ہیں، اسی طرح وہ ہماری زندگی میں تبدیلی لانے کا سبب بنتے ہیں۔ ہمیں اپنے استادوں کی نیت یا کردار پر کبھی بھی شک نہیں کرنا چاہئیے۔

ابھی ناتھو اپنے بیٹے کو یہ باتیں سمجھا رہا تھا کہ اسکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کی طرف سے نہال کے باپ کی طرف فون کال آ گئی جس میں انہوں نے ناتھو کو کہا کہ: نہال دوسری پوزیشن آنے کے باوجود اپنے استاد سے تیز تیز باتیں کرتا ہوا غصے میں گھر آیا ہے، آپ کل صبح نہال کے ساتھ اسکول آ جائیں تاکہ نہال اور راشد کی جوابی کاپیاں دوبارہ چیک

کر کے یہ تسلی کی جائے کہ استاد صاحب نے مارکس دینے میں بے انصافی نہیں کی۔

دوسرے دن ہیڈ ماسٹر کے سامنے ریاضی کے استاد نے نہال اور راشد کی جوابی کا پیاں کھول کر نہال کے والد ناتھو کو دکھائیں۔ جب مارکیں چیک کی گئیں تو راشد کے تمام حساب درست نکلنے پر اسے مکمل مارکیں دی گئی تھیں اور نہال کے ایک حساب میں غلطی کی بناء پر اسے دو مارکیں کم دی گئی تھیں۔ یہ دیکھ کر نہال بے حد شرمندہ ہوا اور اسے اپنی غلطی کا شدید احساس ہوا اس نے اٹھ کر ہیڈ ماسٹر، ریاضی کے استاد اور اپنے والد صاحب سے معافی مانگی۔ جس پر سب نے اسے معاف کر دیا۔

ہیڈ ماسٹر: آپ کو اپنے استاد کی ہمیشہ عزت کرنی چاہیئے، ہر استاد اپنے ہر شاگرد کی اچھائی چاہتا ہے۔ جس طرح ایک کاشتکار پسند کرتا ہے کہ اس کی فصل اچھی ہو ویسے ہی ایک استاد بھی چاہتا ہے کہ اس کا شاگرد ایک کارآمد شہری اور ملک و ملت کی ترقی کا سبب ہو۔ استادوں کے علاوہ آپ کو اپنے ہم کلاس دوستوں سے بھی عزت و احترام سے پیش آنا چاہیئے۔ وہ جب محنت کر کے امتحان میں اچھے نمبروں سے پاس ہوتے ہیں تو یہ بات آپ کو تعلیم میں ان کا مقابلہ کرنے اور زیادہ محنت کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔

استاد صاحب: اسکول میں تعلیم اور ہم نصابی سرگرمیوں میں ہر شاگرد کو (Sports man) ''ایک کھلاڑی کے جذبہ'' کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ کھیل میں ہار جائیں تو خوشی سے ہار کو قبول کرلو اور جیت جائیں تو اس پر بھی اس طرح خوشی منائیں کہ دوسرے کی دل آزاری نہ ہو۔ اسی طرح تعلیم کے مقابلے میں اپنے ہم کلاس دوستوں سے رنگ، نسل، قوم اور دھرم کی تفریق کے بغیر عزت و احترام سے پیش آنا چاہیئے آپ کو وقت کا قدر اور اپنے ہم کلاس دوستوں کی مدد کرنی چاہیئے۔

نہال نے ہیڈ ماسٹر اور استاد صاحب کی ہدایات کو غور سے سنا اور اپنے والد کے سامنے سب سے یہ عہد کیا کہ وہ ہمیشہ اپنے استادوں اور ہم کلاسیوں کا احترام کرے گا۔

سبق کا خلاصہ

سالانہ امتحان میں نہال دوسری پوزیشن اور اس کا ساتھی راشد پہلی پوزیشن میں پاس ہوا۔ جس پر نہال اپنے استاد پر غصہ ہوا اور گھر آ کر اپنے والد سے شکایت کرنے لگا کہ استاد نے نمبر دینے میں بے انصافی کی ہے اس کی پہلی پوزیشن تھی۔ اب وہ اس اسکول میں نہیں پڑھے گا۔ والد نے اسے سمجھایا کہ استاد کا مرتبہ والدین سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے جب اسکول میں راشد اور نہال کی جوابی کاپیاں دوبارہ چیک کی گئیں تو نہال کی غلطی کی وجہ سے اسے کم نمبر ملے تھے اور استاد نے درست نتیجہ نکالا تھا، جس پر نہال نہایت شرمندہ ہوا اور اس نے ہیڈ ماسٹر، استاد اور والد صاحب سے معافی مانگی، آخر میں ہیڈ ماسٹر نے اسے نصیحت کی کہ اساتذہ کرام اور ہم کلاس دوستوں کا ہمیشہ احترام کرنا چاہیے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات تحریر کریں۔

1. نہال اسکول سے کس بات پر ناراض ہو کر گھر واپس آیا؟
2. اسکول کے ہیڈ ماسٹر نے نہال کے والد ناتھو کو فون کر کے کیا کہا؟
3. ہیڈ ماسٹر صاحب نے نہال کو کیا نصیحتیں کیں؟
4. شاگردوں کو تعلیم اور کھیل میں کیسا رویہ رکھنا چاہیے؟
5. شاگردوں کو تعلیم میں مقابلے اور محنت کرنے کا جذبہ کہاں سے ملتا ہے؟

(ب) خالی جگہیں پُر کریں:

1. سالیانہ امتحان میں راشد نے .... پوزیشن حاصل کی۔
2. شاگردوں کی زندگی کو تبدیل کرنے والے .... ہیں۔
3. نہال کی جوابی کاپی میں ایک جواب کی .... تھی؟
4. غلطی کا احساس ہونے پر نہال نے سب سے .... مانگی۔
5. ہمیں کھیل میں ہارنے پر اسے .... سے قبول کرنا چاہیے۔

(ج) حصہ (الف) کو حصہ (ب) سے ملا کر جملہ درست کریں۔

حصہ (الف)	حصہ (ب)
• استاد کا مرتبہ	• اچھا چاہتا ہے۔
• استاد ہر شاگرد کا	• شاگردوں کو اپنے ہم کلاسیوں کا احترام بھی کرنا چاہیے۔
• اساتذہ کا ادب کرنے کے ساتھ	• والدین سے بھی بڑھ کر ہے۔
• کھیل میں ہر کھلاڑی کو اپنی ہار	• کرنی چاہیے کہ دوسروں کی دل آزاری نہ ہو۔
• جیت کی خوشی اس طرح انجوائے	• خوشی سے قبول کرنی چاہیے۔

اساتذہ کے لیے ہدایت

- طلبہ / طالبات کے درمیان ''استاد کا احترام'' کے موضوع پر ایک تقریری مقابلہ منعقد کروائیں۔
- طلبہ / طالبات کو ''ہم کلاسی تعلیمی مقابلے کا جذبہ پیدا کرتے ہیں'' کے عنوان پر مضمون تیار کروائیں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ
ریاکاری	دکھاوا، جانب داری
پرورش	پالنا، بڑا کرنا
چیک کرنا	چکاس کرنا، دھیان سے دیکھنا
ملت	قوم، عوام
کارآمد	فائدہ مند
ہم نصابی سرگرمی	کورس میں تعلیم کے علاوہ دیگر سرگرمیاں
عہد	پختہ ارادہ، وعدہ

سچائی اور ایمانداری

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ/طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- جان سکیں گے کہ سچائی اور ایمان داری ہم معنیٰ الفاظ ہیں۔
- جان سکیں گے کہ عام زندگی میں سچائی اور ایمان داری والے معاملے کی بے حد اہمیت ہے۔
- عظیم لوگوں کے سچائی والے کردار سے رغبت حاصل کر سکیں گے۔
- سمجھ سکیں گے کہ ہر مذہب ایمان داری اور سچائی کی ترغیب دیتا ہے۔
- وہ یقین کر سکیں گے کہ سچائی اور ایمان داری کا نتیجہ اچھا ہوتا ہے۔

استاد نے کمرہ جماعت میں داخل ہوتے ہوئے شاگردوں سے کہا کہ پیارے بچو! آج میں آپ کو ''سچائی اور ایمان داری'' کے موضوع پر ایک کہانی سُناتا ہوں:

یہ کہانی تھر کے ایک گاؤں کی ہے جہاں کے لوگ جانور چرانے اور بارانی کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے۔ ان کے کچھ نوجوان شہروں میں مزدوری، ملازمت اور گھروں کی چوکیداری بھی کرتے تھے۔ اسی گاؤں کا ایک نوجوان ڈِنو کراچی میں ایک بیوپاری کا ڈرائیور تھا۔

ایک دفعہ اس بیوپاری کی بیٹی اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ ساؤتھ افریقہ سے پاکستان گھومنے آئی ان کا جوہانسبرگ جنوبی افریقہ میں کاروبار تھا۔ پاکستان میں مہینہ بھر رہنے کے بعد وہ جب واپس جانے لگے تو ڈِنو ان کو

ایئر پورٹ پر چھوڑنے گیا۔ دوسرے دن بیوپاری کو بیٹی کا فون آیا کہ ''اس کا سونے کا کنگن گھر میں رہ گیا ہے یا کہیں کھو گیا ہے''۔ انہوں نے پورے گھر میں تلاش کیا اور گاڑی کی بھی تلاشی لی لیکن سونے کا کنگن کہیں نہیں ملا۔ کچھ دنوں کے بعد ڈِنو نے کار کی صفائی اور سروس کا ارادہ کیا اور جیسے ہی اس کے پائدان نکالے تو ''وہی کنگن'' اسے مل گیا جسے گھر والے کچھ دن پہلے تلاش کر رہے تھے۔ ''اس کنگن کو بیچنے سے مجھے پورے دھائی لاکھ مل جائیں گے میری تو آج عید ہو گئی'' اسے خیال آیا۔ پھر اچانک اسے ضمیر کی آواز آئی: ''اے ڈِنو! تو یہ پیسے کتنے دن کھائے گا یہ کنگن تو بیوپاری کی بیٹی کا ہے اس لیے تجھے یہ گھر والوں کو دینا چاہیئے اور یاد کر تجھے اپنے والدین نے ہمیشہ سچائی اور ایمان داری کا درس دیا ہے''۔ یہ سوچ کر اس نے وہ سونے کا کنگن اپنے مالک بیوپاری کو جا کر دیا، وہ ڈِنو کی سچائی اور ایمان داری سے بے حد خوش ہوا اور اسے اپنی جیب سے کچھ رقم بطور انعام دی لیکن ڈِنو نے یہ رقم لینے سے انکار کر دیا اور کہا: صاحب! آپ کا میرے اوپر اعتماد ہونا ہی میرے لیے بڑا انعام ہے، اور یہ چیز آپ کے حوالے کر کے میں نے کوئی بڑا کام نہیں کیا۔

ڈِنو کی سچائی اور پھر اس بات نے بیوپاری اور اس کے گھر والوں کو بے حد متاثر کیا۔ کچھ عرصہ بعد گاؤں میں ڈِنو کی شادی منعقد ہوئی جس پر اس نے اپنے صاحب کو بھی مدعو کیا۔ چنانچہ بیوپاری اپنے گھر والوں اور جنوبی افریقہ والی بیٹی اور اس کے خاندان کے ساتھ خاص طور پر ڈِنو کی شادی میں شریک ہوا، شادی کے تمام اخراجات انہوں نے خود اٹھائے ساتھ میں دولہے اور دلہن کو قیمتی کپڑے اور دیگر تحفے تحائف دیئے اور تھر کے علاقے کی خوب سیر کی۔

استاد نے کہانی سنانے کے بعد شاگردوں سے کہا:

پیارے بچو! سچائی اور ایمان داری ہم معنیٰ الفاظ ہیں، سچائی اور ایمان داری کے ساتھ لین دین کرنے سے آدمی کو معاشرے میں عزت اور فخر سے دیکھا جاتا ہے، معاشی سرگرمیوں میں ترقی ہوتی ہے اور لوگ خوشحال اور پُرسکون رہتے ہیں۔ دنیا کے تمام مذاہب نے دیانت داری سے رہنے کا درس دیا ہے۔ دنیا کے عظیم لوگوں کی زندگی سے بھی ہمیں یہی سبق ملتا ہے کہ ہمیں ہمیشہ سچائی اور ایمان داری کو مقدم رکھنا چاہیے۔

سبق کا خلاصہ

تھر کا ایک نوجوان شہر کے ایک بیوپاری کا ڈرائیور تھا، اس کی بیٹی کا سونا کنگن گم ہوگیا، جو اس نوجودن ڈِنو کو مل گیا، اس نے یہ کنگن ایمان داری سے صحیح سلامت مالکوں کو واپس کر دیا اور کوئی بدلہ لینے سے انکار کر دیا۔ کچھ دنوں بعد اس کی شادی میں بیوپاری نے اپنی پوری فیملی کے ساتھ شریک ہو کر اس کی عزت افزائی کی اور شادی میں تحفے دیئے پھر تھر کا نظارہ کیا۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات تحریر کریں۔

1. تھر کے گاؤں میں لوگوں کی کیا مشغولیت تھی؟
2. بیوپاری کی بیٹی اور داماد کہاں پر رہتے تھے؟
3. سونے کا کنگن کس کو اور کہاں سے ملا؟
4. ڈِنو کو سچائی اور ایمان داری کا کیا صلہ ملا؟
5. دنیا کے تمام مذاہب انسان کو کیا درس دیتے ہیں؟

(ب) خالی جگہیں پُر کریں:

1. بیوپاری کی بیٹی .... سے پاکستان گھومنے آئی تھی۔
2. سونے کا کنگن کار کی .... دوران ملا۔
3. ڈِنو کو والدین نے ہمیشہ .... اور .... کا درس دیا۔
4. آپ کا میرے اوپر .... ہی میرے لیے بڑا انعام ہے۔
5. دولہے اور دلہن کو قیمتی .... اور .... شادی میں دیئے گئے۔

(ج) درست جملہ کے سامنے " ✓ " اور غلط کے سامنے " X " کا نشان لگائیں:

جملہ	صحیح	غلط
1. ڈِنو ایک بیوپاری کا باورچی تھا۔		
2. بیوپاری کی بیٹی پاکستان شاپنگ کے لیے آئی تھی۔		
3. ڈِنو نے سونے کا کنگن مالکوں کو واپس کر دیا۔		
4. سچائی کا انعام ڈِنو کو بیس ہزار ملا۔		
5. بیوپاری اور اس کی فیملی نے ڈِنو کی شادی میں شرکت کی۔		

اساتذہ کے لیے ہدایت

- طلبہ/طالبات ''سچائی اور ایمان داری'' کے عنوان پر مختلف اقوال جمع کریں اور کلاس میں آویزاں کریں۔
- طلبہ/طالبات سے ان کے کسی ''ایمان داری'' والے کام کے بابت معلوم کرے اور کمرہ جماعت میں اس کی حوصلہ افزائی کرے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ
بارانی	بارش پر ہونے والی
کھیتی باڑی	فصل اگانا
ضمیر	اندر کی کیفیت
ہم معنیٰ	ایک ہی معنیٰ والے، مترادف
بیوپاری	تاجر، کاروبار کرنے والا
اعتماد	بھروسہ

چوتھا باب

شخصیات

بعض شخصیات اپنی ذات میں کامل ہونے کے ساتھ دوسرے لوگوں کے سیرت اور کردار پر مثبت اثرات چھوڑتی ہیں، وہ اپنی دینی، تبلیغی، علمی، سیاسی اور ثقافتی نوعیت کی اہم خدمات کی وجہ سے عوام میں بے حد مقبول ہوتے ہیں۔

یہ مشہور شخصیات قوموں کے لیے عمدہ مثال اور آئیڈیل کی حیثیت رکھتی ہیں، ان کے حالاتِ زندگی پڑھ کر لوگوں کے دلوں میں ان کے لیے عقیدت، احترام اور محبت کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں، ساتھ ہی ان کے تجربات اور مشاہدات پر عمل پیرا ہو کر انسان آئندہ وقت میں کامیابی اور ترقی کو حاصل کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

ایسی معزز شخصیات میں سے ''شری کرشن بھگوان'' اور ''مہاتما گوتم بودھ'' بھی ہیں، اس باب میں ان دونوں کی پاکیزہ زندگی، حق و سچ کے لیے دی جانے والی قربانیوں، دھرموں کی ترقی، زندگی کے سفر اور ان کی تعلیمات کو بیان کیا گیا ہے۔

شری کرشن بھگوان

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- سمجھ سکیں گے کہ ھندو، شری کرشن بھگوان کو مالکِ حقیقی کا عظیم اوتار مانتے ہیں۔
- مختصر جان سکیں گے کہ بھگوان کرشن نے اوتار کے روپ میں سچی اور بے داغ محبت کا تحفہ دیا۔
- جان سکیں گے کہ کرشن بھگوان نے جنگ میں اپنے پیروکار ارجن کو گیتا کا گیان دیا جو پوری انسانیت کے لیے فائدہ مند ہے۔
- جان سکیں گے کہ گیتا دوسری باتوں کے علاوہ بے غرض ہو کر خدمت کرنے پر زور دیتی ہے۔
- سمجھ سکیں گے کہ دوسروں کے لیے اچھی طرح کام کرنے سے اپنا آدھا کام کرنا بہتر ہے۔
- سمجھ سکیں گے کہ اپنے آپ کو مالکِ حقیقی کی منشاء کے سپرد کرنا تمام برائیوں سے بچاتا ہے۔
- جان سکیں گے کہ ویدوں، اپنشدوں اور برہم سترا کا خلاصہ گیتا ہی ہے۔
- جان سکیں گے کہ ذات، رنگ وجنس کے فرق کے بغیر ہر کسی کو شریمد بھگود گیتا کے مطالعہ کرنے کا حق حاصل ہے۔

ہندو دھرم کے مطابق بھگوان شری کرشن کو وشنو بھگوان کا آٹھواں اوتار مانا جاتا ہے، اس کا جنم آج سے تقریباً ۵۲۰۰ برس پہلے بڑے ماہ کے تاریک پکھش میں آدھی رات کو متھرا کے راجہ کنس کے جیل میں ہوا تھا۔ راجہ کنس کو اندیشہ تھا کہ ان کی بہن دیوکی اور بہنوئی واسُدیو کا آٹھواں بیٹا اس کی موت کا سبب بنے گا اس لیے انہوں نے ان کو جیل میں ڈال دیا تھا۔

راجہ کنس نے شری کرشن کو مارنے کے لیے بہت سی تدابیر اختیار کیں لیکن اس کا کچھ بگاڑ نہ سکا، آخر میں شری کرشن نے راجہ کنس کو ختم کرکے اس کے قیدی باپ اگرسین کو راجہ بنایا اور خود نقل مکانی کرکے عربی سمندر کے کنارے دوارکا شہر میں آکر رہنے لگا۔ شری کرشن کا بچپن گوکل میں گذرا، جہاں آپ کی پرورش راجہ نند اور یشودا جی کے ہاتھوں ہوئی۔ شری کرشن سانولے رنگ کے تھے، لیکن وہ شکل وصورت میں دل لبھانے والے تھے، بچپن مین آپ نے گائیں بھی چرائیں ہیں اس لیےآپ کو "گوپال" بھی کہا جاتا ہے۔ بندرابن میں جمنا ندی کے کنارے بیٹھ کر جب آپ بانسری بجایا کرتے تو اس کی مدھر اور میٹھی آواز پر چرند پرند اور آدمی موہت ہو جاتے تھے، اس لیے آپ کا نام "مرلی منوہر" بھی پڑ گیا۔ شری کرشن جی نے گرو ساندیپن سے اُجین میں تعلیم حاصل کی۔ شری کرشن بھگوان کا ایک اوتار کی حیثیت میں سب سے مہان کام لڑائی کے وقت ارجن کو گیتا کا گیان دینا ہے، آپ کو "پُرشُتّم پُرشوتم" بھی

کہا جاتا ہے، آپ نے ہمیشہ شدھ (پاکیزہ) پیار کا درس دیا۔ گوپین اور ان کی شرومنی رادھا اور شری کرشن کا آپس میں پاکیزہ پریم تھا، یہ بھگت اور بھگوان کے باہمی پریم کی اوچ ترین استھتی ہے، رادھا اور شری کرشن ہمیشہ کے لیے ایک ہی ہیں۔

ایک دن جب شری کرشن جنگل میں جھاڑیوں کے سائے میں سویا ہوا تھا کہ جرا نامی ایک شکاری نے دور سے آپ کے پاؤں کو ہرن کا سَر جان کر اس پر ایک زہر بھرا تیر مارا دیا، جب شکاری نے قریب آ کر دیکھا تو بہت شرمسار ہوا اور اپنی غلطی پر آپ سے معافی مانگنے لگا، شری کرشن جی نے اس کو معاف کر دیا اور زمین پر ۱۲۵ برس رہنے کے بعد وشنو کا روپ دھار کر آپ اس دنیا سے غائب ہوگئے۔ شری کرشن کی حیاتی اور کردار کا احوال مہابھارت، شریمد بھگوت، مہاپُران، پدم پران نامی کتابوں، چھاندوگیہ اور گوپال تاپنی اپنشدوں میں ملتا ہے۔

مشہور بھگتن میران بائی نے اپنی رچناؤں میں شری کرشن جی کو گردھر ناگر، سورداس ''شیام'' اور نرسی مہتا 'سانوریا' کے ناموں سے گایا ہے۔

شری کرشن جی کی تعلیمات

شری کرشن جی نے گرو ساندیپن سے اُجین میں تعلیم حاصل کی۔ آپ کے بھائی کا نام بلرام اور بہن کا نام سبھدرا تھا۔ شری کرشن بھگوان کا ایک اوتار کی حیثیت میں سب سے مہان کام لڑائی کے وقت ارجن کو گیتا کا گیان دینا ہے گیتا کے مطالعہ سے ہمیں ساری باتیں ملتی ہیں مثلاً:

- انسان کو اس فانی دنیا کی دلچسپیوں اور رلذتوں سے کنارہ کش ہو کر پرماتما (مالکِ حقیقی) کو پانے کی کوشش کرنی چاہیے۔
- نیک کام اس ارادہ سے کیا جائے کہ اس سے دوسروں کو فائدہ پہنچے، کسی کے ساتھ کیے ہوئے نیک کام کے صلہ یا عوض کی تمنا نہیں کرنی چاہیے۔ ایسے کاموں کو نشکام کرم (بے غرض کام) کہا جاتا ہے۔
- مالک حقیقی کو پانے کے چار راستے ہیں: ۱۔ گیان مارگ (علم کا راستہ) ۲۔ بھگتی مارگ (شیوا یا خدمت کا راستہ) ۳۔ کرم مارگ (عمل کا راستہ) اور ۴۔ دھیان مارگ (سمادھی یا مراقبے والا راستہ)۔

  یہ چاروں راستے انسان کو مالکِ حقیقت سے ملاتے ہیں۔
- آتما اجر اور اَمر ہے یعنی ہمیشہ قائم و دائم اور لازوال ہے۔
- عارف وہی ہے جس کی نظر میں تمام جاندار برابر ہیں، جو دوسروں کی تکلیف کو اپنا سمجھتے اور ہر دم مالکِ حقیقی کو یاد رکھے۔

- کامل انسان وہی ہے جس کی نظر میں غم اور خوشی برابر ہوں، اس کو غصہ نہ آتا ہو نہ وہ کسی سے ڈرتا ہو اور نہ ہی اس کو دنیا سے رغبت ہو بلکہ ہمیشہ مالکِ حقیقی کی یاد میں محو ہو۔
- انسان کو چاہیے کہ وہ بھگوان کے لیے اپنی زندگی بسر کرے۔
- ایک عزت دار آدمی کے لیے اپنے معاشرے میں بدنام ہونا موت سے بھی بڑھ کر اذیت ناک ہوتا ہے۔
- جس طرح انسان پرانے کپڑے اتار کر نئے پہنتا ہے، اسی طرح جیو آتما پرانا جسم چھوڑ کر نیا جسم اختیار کرلیتا ہے کیونکہ جیون کا صرف جسم فنا ہوتا ہے وہ خود کبھی بھی فنا نہیں ہوتا۔
- جو دان (خیرات) فرض جان کر، بغیر کسی عوض کے، مناسب وقت اور جگہ پر کسی یوگیہ (مستحق) کو دیا جاتا ہے، وہ ساتوِک دان (بہترین قسم کی خیرات) ہے۔

سبق کا خلاصہ

شری کرشن، بھگوان وشنو کا آٹھواں اوتار ہے، آپ کا جنم ہندی کلینڈر کے مطابق آج سے ۵۲۰۰ برس پہلے بڈے ماہ کے کرشن پکھش کو متھرا میں ہوا۔ متھرا کے راجہ کنس کو خوف تھا کہ کرشن اسے مار دے گا۔ اس لیے اس نے شری کرشن کو مروانے کی بہت کوشش کی لیکن ناکام ہوا، کچھ عرصہ بعد شری کرشن نے ظالم راجہ کنس کو ختم کرکے متھرا کی حکومت اس کے باپ اگرسین کے حوالے کردی۔

شری کرشن کا سب سے بڑا کام مہابھارت لڑائی کے دوران گیتا کا گیان دینا ہے، گیتا ہندو دھرم کا اعلیٰ ترین کتاب ہے۔ شری کرشن اسی دنیا میں ۱۲۵ برس رہا، اس نے گیتا کے اندر انسانوں کی رہنمائی کے لیے بہت سی سکھیاؤں کی تلقین کی ہے، جن میں سے اہم یہ ہیں: حق و سچ کے لیے قربانی دینا، بے لوث ہو کر سب کے ساتھ بھلائی کرنا، تمام جانداروں پر دَیا کرنا اور حقداروں پر دان (خیرات) کرنا۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات تحریر کریں:

1- شری کرشن کا جنم کب اور کہاں پر ہوا؟

2- شری کرشن کے ماں اور باپ کا کیا نام تھا؟

3- . شری کرشن کا سب سے بڑا کام کیا ہے؟

4- گیتا کے اندر شری کرشن جی نے خاص طور پر کون سی سکھیاؤں کی تلقین کی ہے؟

5- جو شخص دوسروں کے لیے بے لوث خدمت کرتا ہے اس کو کیا ملے گا؟

(ب) خالی جگہوں کو پُر کریں:

1- راجہ کنس کو خطرہ تھا کہ اس کی موت-------------------- کے ہاتھوں ہو گی۔

2- شری کرشن بھگوان کے بھائی کا نام ------------------اور بہن کا نام----------------تھا۔

3- گوکل میں شری کرشن کو -------------------- اور اس کی بیوی -------------------- نے پال کر بڑا کیا۔

4- شری کرشن نے اجین میں تعلیم گرو-------------------- سے حاصل کی۔

5- شری کرشن کو-------------------- نامی شکاری نے زہر آلود تیز لگایا۔

(ج) درست جملہ کے سامنے " ✓ " اور غلط کے سامنے " X " کا نشان لگائیں:

جملہ	صحیح	غلط
1. شری کرشن نے عربی سمندر کے کنارے دوارکا شہر بسایا۔		
2. شری کرشن گورے رنگ کا تھا۔		
3. دوسروں سے پہلے اپنا کام مکمل کرنا چاہیے		
4. میران بائی نے اپنی شاعری میں شری کرشن کو "گردھر ناگر" نام سے پکارا ہے۔		
5. آتما اجر اور امر نہیں ہوتا۔		

- طلبہ/طالبات کو شوق دلائیں کہ شری کرشن جی کے بچپن سے مہابھارت لڑائی تک آپ کی پوری زندگی کی تصاویر جمع کرکے البم بنائیں اور اپنے استاد کو دکھائیں۔
- گیتا کے چنیدہ باتوں کا چارٹ بناکر استاد کو دکھائیں اور اپنے گھر میں آویزاں کریں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ	لفظ	معنیٰ
گیان	علم	کرودھ	غصہ
بھگتی	خدمت، شیوا	موہ	تمنا، دلچسپی
شبھ	نیک، اچھا	اہنکار	انا، غرور
پرمو	بڑا	وچن	وعدہ
آتما	روح	شانتی	امن، سکون
پراتھنا	عبادت، پوجا		

مہاتما گوتم بودھ

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- شاکیہ خاندان کے اس شہزادے کی ابتدائی زندگی کے متعلق جان سکیں گے۔
- جان سکیں گے کہ آپ کو شاکیہ منی اور تتھاگت کیوں کہا جاتا ہے۔
- وضاحت کر سکیں گے کہ چار سچائیوں کی وجہ سے آپ نے اپنی پرآسائش زندگی، خوبصورت بیوی اور چھوٹے بچے کو کیوں چھوڑ دیا۔
- اس گرو سے واقف ہونگے جس نے دنیا میں زندگی کی حقیقت سمجھنے میں مہاتما گوتم کو تیار کیا۔
- سمجھ سکیں گے کہ اندر کو روشن کرنے کے لیے جسم کو سخت تکلیفیں دینا ضروری نہیں۔
- جان سکیں گے کہ شیطانی قوت "مارا" کی مسلسل کوشش کے باوجود آپ نے نروان حاصل کیا۔
- جان سکیں گے کہ مہاتما گوتم بودھ نے پہلا خطبہ کہاں دیا تھا۔
- جان سکیں گے کہ اپنے پیروکار انندا کی گود میں جان دیتے وقت آپ نے کیا الفاظ ارشاد فرمائے۔
- پیرابل اور جاتک کا فرق بیان کر سکیں گے۔
- سرسوں کے بیج کی کہانی بیان کر سکیں گے۔
- مہاتما گوتم بودھ کے خطبے یا عالمی محبت اور نیکی والے بھجن کو بیان کر سکیں گے۔

بودھ دھرم کا بانی مہاتما گوتم بودھ کپل وستو کے شاہی گھرانے "شاکیہ" میں ۵۶۳ ق۔م کو لمبنی (نیپال) میں پیدا ہوا، وہ راجا شدھودھن اور مہارانی مایا کا اکلوتا بیٹا تھا۔ آپ کی پیدائش کے وقت کونڈانیا نامی ایک پنڈت نے پیشن گوئی کی کہ "یہ بچہ آگے چل کر بہت بڑا سادھو بنے گا" آپ کا نام شہزادہ سدھارتھ رکھا گیا۔

شہزادہ سدھارتھ فطری طور پر نیک، سلیقہ منداور حساس طبیعت کا مالک تھا، سولہ برس کی عمر میں ماں کی طرف سے ایک رشتہ دار کی بیٹی یشودھا سے آپ کی شادی ہوئی، جس میں سے آپ کو "راہول" نامی ایک بیٹا ہوا۔

ایک مرتبہ آپ نے لوگوں کو بڑھاپے، بیماریوں اور موت کے آگے بے بس اور لاچار دیکھا، حساس طبیعت کی وجہ سے ان مناظر نے آپ کو غمگین بنا دیا۔ آپ نے سوچا کہ غموں، بیماریوں اور موت کے اس عالم میں کوئی بھی خوش نہیں اس لیے ان باتوں سے نجات کا کوئی راستہ تلاش کرنا چاہیے۔ اس حالت میں آپ کو ایک یوگی نظر آیا جو دنیا کے اس دکھ سکھ سے بے نیاز نہایت پرسکون تھا اسی وقت آپ نے بھی عزم کر لیا کہ مجھے بھی ایک یوگی بننا ہے اور "نروان" حاصل کرنا ہے۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کیے لیے آپ نے پرآسائش محل کی زندگی، خوبصورت بیوی اور چھوٹا بیٹا چھوڑ کر جنگل کا رخ اختیار کیا جہاں چھ سال سخت تپسیاؤں میں گذارے۔ ایک دن تپسیا والی جگہ سے نرنجن ندی کی طرف جانے لگے تو کمزوری کے باعث گر گئے اور بے ہوش ہو گئے۔ ہوش میں آنے پر آپ نے سوچا کہ طاقت سے بڑھ کر جسم کو مشقت میں ڈالنا بےسُود ہے لہٰذا اعتدال اور درمیانی راستہ اختیار کرنا ہی مناسب ہے۔ اس کے بعد آپ اعتدال میں رہے تاہم تپسیا کو نہیں چھوڑا اور مراقبہ جاری رکھا۔ اس دوران شیطانی قوت ''مارا'' نے آپ کو ورغلانے کی بھرپور کوشش کی لیکن سدھارتھ کے اٹل ارادے کے سامنے ''مارا'' کی ایک نہ چلی اور آپ مراقبہ میں محو رہے۔

آخر کار ایک رات جب آپ دھیان میں تھے کہ اپنی دل میں ایک غیر معمولی تجلی محسوس کی جس سے آپ کو اپنے تمام سوالوں کے جوابات مل گئے، نروان حاصل ہونے کے بعد سدھارتھ ''بودھ'' بن گیا ''بودھ'' کے معنیٰ ''مہا دانا'' یا ''انتہائی دانشور آدمی'' ہے۔

نروان ملنے کے بعد مہاتما بودھ نے اپنے نئے دھرم کی پرچار شروع کی۔ سب سے پہلے گنگا ندی پار کر کے بنارس کے قریب سارتھ ناتھ پہنچے جہاں ایک درخت کے نیچے آپ نے اپنے شاگردوں کو دھرم کی پرچار کی۔ ان میں کونڈانیا پنڈت بھی تھا جس نے آپ کے بارے میں پیش گوئی کی تھی کہ یہ بچہ ایک مہا سادھو بنے گا اور لوگوں کو زندگی گذارنے کا ایک الگ راستہ بتلائے گا۔ مہاتما گوتم نے پورے شمالی ہندستان کا دورہ کیا اور بودھ دھرم کو لوگوں سے روشناس کرایا۔

مہاتما گوتم بودھ نے ۴۸۳ ق. م کو کاشی نگر میں اَسی برس کی عمر میں اپنے پیارے شاگرد آنند کی گود میں آخری سانسیں لیں۔ آنند کی گود میں آپ کے آخری الفاظ یہ تھے: ''تمام مرکب اشیاء ٹوٹ کر بکھر جاتی ہیں۔ تم لوگ نجات پانے کے لیے جدوجہد جاری رکھیں''۔

مہاتما گوتم بودھ اپنے خطاب میں کئی اخلاقی، روحانی اور سبق آموز تمثیلی یا جاتک کہانیاں سنایا کرتے تھے جن میں سے ایک ''سرسوں کے بیج کی کہانی'' بھی ہے:

ایک گوتمی عورت کا بیٹا اچانک مر گیا، وہ مرا ہوا بیٹا گود میں اٹھا کر گاؤں کے ہر گھر میں دوائی ڈھونڈتی رہی، لیکن مرے ہوئے کو دوائی کیا کرے!؟ کسی بزرگ نے اسے مہاتما گوتم بودھ کی طرف جانے کا مشورہ دیا، وہ آپ کے پاس

آئی اور مرے ہوئے بیٹے کی دوا مانگنے لگی۔ مہاتما گوتم نے اسے فرمایا: ''تو نے یہاں آ کر اچھا کیا، اب میرے پاس کسی ایسے گھر سے سرسوں کا بیج لے کر آ جہاں کسی کی موت نہ ہوئی ہو''۔ تا کہ میں تمہارے بیٹے کا علاج کر سکوں۔

وہ گوتمی عورت گاؤں کے ہر گھر میں بیج لینے جاتی ہے لیکن اسے کوئی بھی ایسا گھر نہیں ملا جہاں کسی کی موت نہ ہوئی ہو۔ اب گوتمی سمجھ گئی کہ موت اٹل ہے اور ہر کسی کے پاس آتی ہے یہ سوچ کر اس نے اپنے بیٹے کو اٹھایا اور کہنے لگی: اے میرے معصوم بچے! میں نے سمجھا کہ موت نے صرف تم کو اپنا نشانہ بنایا ہے لیکن تم اکیلے نہیں ہو جس پر موت نے حملہ کیا ہو۔ یہ ایک ایسا قانون ہے جو پوری انسانیت پر جاری ہوتا ہے۔

تمثیلی اور جاتک کہانی میں یہ فرق ہے کہ تمثیلی ہر اخلاقی کہانی کو اور جاتک مہاتما گوتم کے بودھ ہونے سے پہلے والے دور کی کہانی کو کہا جاتا ہے ایسی سبق آموز کہانیوں کی تعداد ۵۵۰ کے قریب ہے۔

مہاتما گوتم بودھ کو شاکیہ منی اور تتھاگت بھی کہا جاتا ہے۔ شاکیہ آپ کے خاندان کا نام ہے اور ''منی'' ہر ایسے آدمی کو کہتے ہیں جو ہر حال میں ایک جیسا اعلیٰ، اتم درجے کا جاننے والا، نیک اور مطمئن ہو۔ جبکہ تتھاگت سے مراد وہ آدمی ہے جو عارفوں کا عارف، کامل درجے کا گیانی اور اتم درجہ کا سچا رہو۔ یہ دونوں مہاتما گوتم بودھ کی صفات ہیں۔

مہاتما گوتم بودھ نے تمام انسانوں کو محبت، انسان دوستی، رحم دلی، شفقت، ہمدردی اور نیکی کا پیغام دیا۔ سوتا نپاتا کے ایک بھجن میں عالمگیر امن اور محبت کی دعا کی گئی ہے۔

سبق کا خلاصہ

مہاتما گوتم بودھ کی پیدائش لمبنی نیپال میں کپل وستو کے شاہی گھرانے میں ۵۶۳ ق.م کو ہوئی، حساس طبیعت کی وجہ سے آپ کو ایک بوڑھے، ایک بیمار اور ایک مرے ہوئے آدمی کو دیکھ کر نہایت دکھ پہنچا، آپ نے سوچا کہ یہ دنیا مشکلاتوں سے بھرپور ہے، ان سے نجات کا کوئی راستہ تلاش کرنا چاہیئے۔ ایک دن مطمئن اور پرسکون یوگی کو دیکھ کر آپ نے بھی اپنی شاہانہ زندگی، خوبصورت بیوی اور بیٹے کو چھوڑ کر جنگل کا رخ اختیار کیا، چھ برس تک تپسیا کرنے کے بعد آپ کو ایک رات نروان حاصل ہوا۔ آپ نے ایک نئے دھرم کی پرچار شروع کی جس سے بہت زیادہ لوگ فیض یاب ہوئے، آپ نے اَسی برس کی عمر میں ۴۸۳ ق.م کو وفات پائی۔ عالمی اتحاد، محبت، امن اور نیکی آپ کی خاص تعلیمات ہیں۔

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات تحریر کریں:

1. مہاتما گوتم بودھ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
2. مہاتما گوتم بودھ کے گھر چھوڑنے کے کیا اسباب تھے؟
3. مہاتما گوتم بودھ کو نروان کیسے حاصل ہوا؟
4. مہاتما گوتم بودھ کی وفات کب اور کیسے ہوئی؟
5. مہاتما گوتم بودھ کی خاص تعلیمات کیا ہیں؟

(ب) خالی جگہیں پُر کریں:

1. پیدائش پر مہاتما گوتم بودھ کا نام .... رکھا گیا۔
2. مہاتما گوتم بودھ کی بیوی کا نام .... تھا۔
3. مہاتما گوتم بودھ اور اس کی بیوی کو ایک بیٹا .... تھا۔
4. مہاتما گوتم بودھ نے بودھ دھرم کی ابتدائی پرچار .... سے شروع کی۔
5. مہاتما گوتم بودھ نے اپنی آخری سانسیں اپنے شاگرد .... کے گود میں لیں۔

(ج) درست جملہ کے سامنے " ✓ " اور غلط کے سامنے " X " کا نشان لگائیں:

جملہ	صحیح	غلط
1. سدھارتھ بچپن سے حساس طبیعت کا مالک تھا۔		
2. ''مارا'' نے اسے کبھی نہیں ورغلایا تھا۔		
3. مہاتما گوتم بودھ کو ''شاکیا منی'' اور تتھا گت بھی کہتے ہیں۔		
4. مہاتما گوتم بودھ کو ایک مندر میں نروان حاصل ہوا۔		
5. کونڈانیا آپ کا ساتھی تھا۔		

طلبہ / طالبات کو ''سرسوں کے بیج کی تمثیل'' لکھ کر لے آنے کی ہدایت کرے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ
پنڈت	مذہبی پیشوا
اعتدال	درمیانہ راستہ
مرکب	دو چیزوں کا مجموعہ
عالمگیر	پورے جہاں کے لیے
آسائش	آرام، سہولت
گوتمی	گوتم کو ماننے والی
عارف	پہچان والا
یوگی	خاص پوجا کرنے والا

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جام شورو

جائزہ شدہ: صوبائی کمیٹی برائے جائزہ کتب ڈائریکٹوریٹ آف کریکیولم، اسیسمنٹ اینڈ ریسرچ، سندھ، جامشورو

منظور شدہ: صوبائی محکمہ تعلیم وخواندگی حکومت سندھ، بمراسلہ نمبر: SO(G-III) SELD/3-910/18
مؤرخہ 24 جنوری 2020 بطور واحد درسی کتاب برائے مدارس صوبہ سندھ

قومي ترانو

پاک سر زمین شاد باد کِشورِ حَسین شاد باد
تونشانِ عزمِ عالي شان ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سر زمین کا نظام قوّتِ اُخوّتِ عوام
قوم، مُلک، سلطنت پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچمِ ستارہ وهلال رهبرِ ترقّي وکمال
ترجمانِ ماضي، شانِ حال جانِ استقبال
سایۂ خدائي ذوالجلال

سلسلہ وار نمبر			
سال وماہِ اشاعت	ایڈیشن	تعداد	قیمت